لاک ڈاؤن

اور

رمضان المبارک

بحکم

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

سابق صدر مفتی و حال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

بقلم

مولانا ندیم احمد انصاری

ڈائریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

ناشر

مکتبہ محمودیہ

محمود نگر، ڈابھیل، گجرات

کتاب

لاک ڈاؤن اور رمضان المبارک

بحکم

حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات
www.muftiahmedkhanpuri.com

بقلم

مولانا ندیم احمد انصاری
ڈیریکٹر الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا
www.afif.in

ناشر

مکتبہ محمودیہ، محمود نگر، ڈابھیل، گجرات

کلماتِ عالیہ

سیدی ومرشدی حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ العالی

سابق صدر مفتی وحال شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے پوری کتاب دیکھ لی۔ ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور پڑھنے سُننے والوں کو عمل کی توفیق دے۔

رمضان المبارک کو جتنا بھی - زیادہ سے زیادہ - وصول کیا جا سکتا ہو، اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ہمارے اکابرین کے یہاں اُس کے ایک ایک لمحے کی قدر کی جاتی تھی۔ اِس کتاب کو اگر آپ پڑھیں گے تو ان شاء اللہ رمضان المبارک کو وصول کرنے کا طریقہ آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

املاہ: العبد احمد عفی عنہ خانپوری

۲۲/شعبان ۱۴۴۱ھ

۱۷/اپریل ۲۰۲۰ء

تمہید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، امابعد:

مہلک وبائی مرض کُرونا وائرس اور اُس کے سبب ہوئے لاک ڈاؤن کا گہرا اثر انسانی زندگی پڑا ہے۔ اِدھر چند دنوں میں رمضان المبارک شروع ہوا چاہتا ہے۔ اِن حالات میں ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ماہِ مبارک سے متعلق مدلّل ومفصّل رہنمائی کی جائے۔ اِسی کے پیشِ نظر سیدی ومُرشدی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم کے حکم پر یہ جامع تحریر سُپردِ قلم کی گئی۔

اِس میں رمضان المبارک سے متعلق تقریباً تمام اہم امور کو دلائل کی روشنی میں انتہائی جامع انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ راقم مفتی محمد حارث پالن پوری صاحب (استاذ ومفتی مدرسہ رشیدیہ، مومن نگر، ممبئی) اور مفتی جسیم الدین قاسمی صاحب (استاذ ومفتی مرکز المعارف، ممبئی) کا شکر گزار ہے کہ ان دونوں حضرات نے نظرِ ثانی کی زحمت اٹھائی اور کتاب کو بہتر بنانے میں معاونت کی۔

حضرت سیدی ومرشدی مدظلہ کے ملاحظے کے بعد اب کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نواز کر اپنے بندوں میں مقبول بنائے اور ہم سب کو رمضان المبارک کے انوار وبرکات سے مالامال فرمائے۔ آمین ثم آمین

العبد ندیم احمد انصاری عفی عنہ

خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

فہرس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

رمضان المبارک کا استقبال

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے آخری دن میں ہمیں خطبہ دیا: اے لوگو! تمھارے اوپر ایک مہینہ سایہ فگن ہے جو بہت ہی عظمتوں اور برکتوں والا ہے۔

❑ اس میں ایک رات ہے (جسے شبِ قدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے)، جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

❑ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزوں کو فرض قرار دیا اور اس کی راتوں میں قیام (یعنی تراویح) کو سنت قرار دیا ہے۔

❑ جو شخص اس مہینے میں کسی بھی نیکی کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرب حاصل کرے، وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں فرض ادا کرے، اور جو شخص اِس مہینے میں فرض ادا کرے، وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں ستّر فرض ادا کرے۔

❑ یہ مہینہ صبر کا ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ اور یہ مہینہ غم خواری کا ہے۔

❑ اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

❑ جو شخص اس مہینے میں کسی روزے دار کو افطار کرائے، یہ اُس کے لیے گناہوں سے معافی اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور اُس روزے دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔

صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ روزے دار کو افطار کرائے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جتنا مشکل تم سمجھ رہے ہو، اتنا مشکل بھی نہیں ہے) جو شخص افطار کے موقع پر کسی روزے دار کو ایک کھجور کھلا دے یا پانی کا ایک گھونٹ پلا دے یا ایک گھونٹ لسّی پلا دے، اللہ تعالیٰ اُسے بھی یہ ثواب عنایت فرما دیتے ہیں۔

❑ یہ وہ مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ رحمت، درمیانی عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ آگ سے خلاصی کا ہے۔

❑ جس نے اپنی باندی یا غلام سے اس ماہ میں بوجھ ہلکا کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتے ہیں اور آگ سے آزاد فرما دیتے ہیں۔

❑ چار چیزوں کی اس مہینے میں کثرت کیا کرو، جن میں سے دو چیزیں جن کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کرو (۱) کلمہ: لا الہ الا اللہ اور (۲) استغفار ہیں۔

❑ اور وہ دو چیزیں جن سے تمھیں چارۂ کار نہیں (۱) جنت کا سوال اور (۲) آگ سے پناہ مانگنا ہیں۔

❑ جو شخص کسی روزے دار کو افطار میں پانی پلائے، اللہ تعالیٰ اُسے (قیامت کے دن) میری حوض (کوثر) سے پانی پلائیں گی (جس کے بعد) اُسے پیاس نہیں لگے گی، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو۔

یا أیها الناس! قد أظلکم شهر عظیم مبارک شهر فیه لیلة خیر من ألف شهر، شهر جعل الله صیامه فریضة، وقیام لیلة تطوعاً، من

تقرب فيه بخصلة كان كمن ادى فريضة فى ما سواه، ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضةفيما سواه، وهو شهر الصبر، والصبر ثواب الجنة، وشهر المواساة، وشهر يزاد فى رزق المؤمن فيه،من فطر فيه صائماً كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار، وكان له مثل اجره من غير أن ينقض من أجره بشيئ۔ قالوا:يا رسول اللہ!ليس كلنا يجد ما يفطر اللصائم، فقال رسول اللہ ﷺ يعطى هذا الثواب من فطر صائماً على تمرة أو شربة ماء أو مذقه لبن۔ وهو شهر: أوله رحمة، و اوسطه مغفرة و آخره عتق من النار۔ من خفف عن مملوكه فيه،غفر اللہ،وأعتقه من النار۔ واستكثروا فيه من أربع خصال خصلتين ترضون بهما ربكم،فشهادة أن لا اله الا اللہ و تستغفرونه،واما الخصلتان اللتان لاغناء بكم عنهما فتسئلون اللہ الجنة و تعوذون به من النار، ومن اسقى صائماً سقاه اللہ من حوضى شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة۔[صحیح ابن خزیمہ:7881،شعب الایمان بیہقی:6333]

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

محدثین کواس روایت کے بعض رواۃ میں کلام ہے،لیکن اول تو فضائل میں اس قدر کلام قابلِ تحمل ہے، دوسرے اس کے اکثر مضامین کی دیگر روایات مؤید ہیں۔[فضائلِ رمضان:5]

رمضان میں خصوصی اہتمام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے یہاں رمضان المبارک میں خصوصی اہتمام کیے جاتے ہیں، اس لیے بندوں کو بھی چاہیے کہ اس ماہ میں عبادات کا خصوصی اہتمام کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ. [بخاری: 1899، کتاب الصوم، باب: ھل یقال رمضان او شھر رمضان، اخرجہ مسلم: 1079]

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پانچ خصوصیتیں

نیز اس امت کو رمضان المبارک سے متعلق پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں، جو پچھلی امتوں کو نہیں دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کو رمضان المبارک سے متعلق پانچ خصوصیتیں عطا کی گئی ہیں جو سابقہ امتوں کو نہیں ملیں: (۱) پہلی یہ کہ ان کے منھ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوش بو سے زیادہ پسندیدہ ہے (۲) دوسری یہ کہ اُن کے لیے دریا کی مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں اور افطار تک کرتی ہی رہتی ہیں (۳) تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ اُن کے لیے ہر روز جنت کو سجاتے اور فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے (دینا کی) مشقتیں اتار پھینک کر تیری طرف آئیں گے (۴) چوتھی یہ کہ اِس مبارک ماہ میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، پس وہ

اس مبارک ماہ میں اُن برائیوں تک نہیں پہنچ سکتے ،جن تک رمضان کے علاوہ میں پہنچ سکتے ہیں (۵) پانچویں یہ کہ رمضان المبارک کی آخری رات میں روزے داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا؛اے اللہ کے رسول !کیا یہ شبِ قدر ہے؟ آپ نے ارشادفرمایا:نہیں، یہ رات شبِ قدرنہیں، بلکہ یہ اس لیے ہے کہ کام کرنے والے کو کام پورا کرنے پر مزدوری دی جاتی ہے۔

قال رسول الله ﷺ : أعطيت امتی خمس خصال فی رمضان لم تعطها امة قبلهم : خلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسک، وتستغفر لهم الحيتان حتی يفطروا، ويزين الله عز و جل کل يوم جنته، ثم يقول : يوشک عبادی الصالحون أن يلقوا عنهم المؤنة (والأذیٰ)، ويصيروا ايلک، وتصفد فيه مردة الشياطين فلايخلصون فيه الیٰ ما کانوا يخلصون اليه وغيره، ويغفرلهم فی آخر ليلة۔ قيل: يارسول الله! أهی ليلة القدر؟قال: لا ولکن العامل انما يوفی أجره اذا قضی عمله۔[کشف الاستار عن زوائد البزار:369،مجمع الزوائد:8774،وقال الہیثمیؒ:وفیہ ھشام بن زیاد أبو المقدام،وھوضعیف]

❑❑❑❑

(۲)

صیامِ رمضان

رمضان المبارک کی سب سے اہم ترین عبادت روزہ ہے۔’روزہ‘ اصلاً فارسی زبان کا لفظ ہے، اُردو میں بھی اسے ’روزہ‘ کہتے ہیں۔[لغات کشوری:335] روزے کو عربی میں ’صوم‘ کہتے ہیں، جس کے اصل معنیٰ ’رکنے‘ کے ہیں۔

علامہ راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں: ’صوم‘ کے اصل معنی کسی کام سے رک جانا اور باز رہنا ہیں، خواہ اُس کا تعلق کھانے پینے سے ہو یا چلنے پھرنے یا گفتگو کرنے سے۔ الصوم فی الأصل الامساک عن الفعل مطعماً کان أو کلاماً او مشیاً، ولذلک قیل للفرس الممسک عن السیر أو العلف صائم۔[معجم مفردات القرآن:324]

شریعت کی اصطلاح میں کھانے پینے اور مباشرت سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے، بہ شرط یہ کہ وہ طلوعِ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک مسلسل رُکا رہے اور نیت روزے کی ہو۔ اسی لیے اگر غروبِ آفتاب سے ایک منٹ پہلے بھی کچھ کھا پی لیا تو روزہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر تمام چیزوں سے پرہیز تو پورے دن پورے احتیاط سے کیا، مگر نیت روزے کی نہیں کی، تو بھی روزہ نہیں ہوگا۔[معارف القرآن:1/384]

الصوم فی اللغة : مطلق الامساک، وفی الشرع : عبارة عن امساک مخصوص، وھو الامساک عن الأکل والشرب والجماع من الصبح الی الغرب۔ [التعریفات:137]

روزوں کی فرضیت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں،جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے،شاید تم متقی اور پرہیز گار بن جاؤ۔[البقرۃ:183]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے روزے کے حکم کے ساتھ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اے لوگو! روزے سے نفس کو اُس کی مرغوب چیزوں سے روکنے کی عادت پڑے گی تو پھر اُس کی اُن مرغوبات سے جو کہ شرعاً حرام ہیں، روک سکوگے اور روزے سے نفس کی قوت وشہوت میں ضعف بھی آئے گا تو (اِس بات کی امید ہے کہ اب) تم متقی بن جاؤ گے۔ بڑی حکمت روزے میں یہی ہے کہ نفسِ سرکش کی اصلاح ہو اور شریعت کے احکام جو نفس کو بھاری معلوم ہوتے ہیں، اُن کا کرنا آسان ہو جائے اور تم متقی بن جاؤ۔ [گلدستۂ تفاسیر:1/385]

تقوے کی قوت حاصل کرنے میں روزے کو بڑا دخل ہے، کیوں کہ روزے سے اپنی خواہشات کو قابو میں رکھنے کا ایک ملکہ پیدا ہوتا ہے، وہی تقوے کی بنیاد ہے۔[معارف القرآن:1/387]

روزہ دشمنِ خدا شیطان لعین پر غلبے کا دوسرا نام ہے۔شیطان بندگانِ خدا کو بہکانے کے لیے شہوات وخواہشات کے ذرائع اختیار کرتا ہے، کھانے پینے سے اُن شہوتوں کو قوت حاصل ہوتی ہے، اسی لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان ابنِ آدم کی رگوں میں

خون کی طرح دوڑتا ہے، چناں چہ شیطان کی راہیں تنگ کردو، اور یہ تنگی بھوک سے پیدا ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جنت کا دروازہ کھڑکھڑاتی رہا کرو۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: کس چیز سے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھوک سے۔أنه قهر لعدو الله عزوجل فان وسيلة الشيطان لعنه الله الشهوات، وانماتقوى الشهوات بالأكل والشرب، ولذلك قال ﷺ: ان الشيطان ليجرى من ان آدم مجرى الدم فضيقوا محاريه بالجوع، ولذلك قال ﷺ لعائشة رضى الله عنها: داومى قرع باب الجنة، وقالت؟ بماذا: قال ﷺ ؟ بالجوع۔ [إحياء العلوم الدين: 1/267]

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: روزوں سے جس قدر بہمیت کا ہیجان گھٹتا ہے، اُسی قدر گناہ معاف ہوتے ہیں، اور روزوں کی وجہ سے انسان کے اندر فرشتوں سے مشابہت پیدا ہوتی ہے، اور اس مشابہت کی وجہ سے فرشتے روزے دار سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ ويكفر الخطايا بقدر ما اضمحل من سورة البهيمة ويحصل به تشبه عظيم بالملائكة فيحبونه۔ [حجۃ اللہ البالغۃ: 1/75]

رمضان کے روزوں کا حکم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو، چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ [البقرۃ: 185]

اسی لیے ماہِ رمضان کے روزے ہر مکلف پر- جس میں روزہ رکھنے کی طاقت و استطاعت ہو- اداءً وقضاءً فرض ہیں۔ وصوم رمضان فرض على كل مسلم مكلف اداءً وقضاءً۔ [شرح وقایۃ: 1/242، ھندیہ: 1/190]

روزے کی فضیلت

احادیثِ شریفہ میں روزے کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے، لہٰذا روزے دار کو چاہیے کہ وہ نہ تو فحش کلامی کرے اور نہ جاہلوں جیسا کوئی کام کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا بُرا بھلا کہے تو اُس کو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! روزے دار کے منھ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوش بو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ) روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہشات میرے لیے چھوڑتا ہے، لہٰذا روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا (یا میں ہی اس کا بدلہ ہوں) اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلاَ يَرْفُثْ، وَلاَ يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ المِسْكِ، يَتْرُكُ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ، وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. [بخاری:1894، کتاب الصوم، باب: فضل الصوم، اخرجہ مسلم:1151]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہی ایک روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی امید میں روزہ رکھے، اُس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. [بخاری:38، کتاب الایمان، باب: تطوع قیام رمضان من الایمان، اخرجہ مسلم:759]

روزہ نہ رکھنے پر وعید

ظاہر ہے اتنی اہم عبادت کی اگر کوئی ناقدری کرے، تو وہ لائقِ ملامت ٹھہرے گا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کا ایک روزہ بھی بلا شرعی عذر کے ترک کر دے، پھر خواہ پورے سال بھی روزے رکھ لے، یہ سب ملا کر بھی اُس کے اِس گناہ کا کفارہ نہیں ہو سکتے۔عن ابی ھریرۃ رضی اللہ قال، قال رسول اللہ ﷺ: من افطر یوماً من رمضان فی غیر رخصۃ رخصہا اللہ لہ، فلن یقبل منہ الدھر کلہ۔[مسند احمد بن حنبل:9002، ابن خزیمۃ:1987]

لاک ڈاؤن کے زمانے میں روزہ

بعض لوگ اپنے کام دھندوں میں محنت و مشقت کا عذر کر کے روزے نہیں رکھتے، اُن کا یہ عذر شریعت میں چنداں معتبر نہیں۔لاک ڈاؤن کے زمانے میں تو یہ عذر باقی ہی نہیں رہتا، اس لیے ہر مکلّف شخص روزے ضرور رکھے۔

بعض لوگوں کی طرف سے یہ سوال کیا گیا کہ کُرونا وائرس سے حفاظت کی تدبیر میں سے یہ بھی ہے کہ بار بار پانی پیا جائے، تا کہ حلق خشک نہ رہے اور اس مرض سے بچا جا سکے، تو محض اتنے اندیشے سے روزہ چھوڑنا جائز نہ ہوگا۔اگر کوئی شخص واقعی اس مرض میں مبتلا ہو اور ماہر ڈاکٹر اُسے روزہ رکھنے سے روک دے، اس کے لیے گنجائش ہوگی کہ صحت یابی کے بعد چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر لے۔فقہا نے لکھا ہے کہ جب بیماری ایسی ہو جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے یا روزہ رکھنے کی صورت میں بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو، خواہ اُس کا علم، کسی علامت یا تجربے سے ہو یا ایسے مسلمان طبیب کے آگاہ کرنے سے جو کھلا

ہوا **فاسق** نہ ہو۔ المریض اذا خاف علی نفسه التلف أو ذهاب عضو یفطر بالاجماع، وان خاف زیادة العلة وامتداده فکذلک عندنا علیه القضا اذا أفطر۔[ہندیہ: 1/206-208]

❑❑❑❑

(۳)

تراویح یا قیامِ رمضان

لفظ تراویح 'ترویحہ' سے ماخوذ ہے۔ترویحہ اصل میں ہر جلسہ (نشست) کا نام ہے، لیکن اصطلاحاً رمضان المبارک کی راتوں میں ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنے کو ترویحہ کہا جاتا ہے، کیوں کہ لوگ اس وقفے میں (تھوڑا) آرام کرتے ہیں۔پھر مجازاً چار رکعت کے مجموعے کو 'تراویح' کہا جانے لگا۔فی حاشیة الطحطاوی: (قوله: الترویحة الجلسة) فهي المرة الواحدة من الراحة۔ (قوله : ثم سمیت بها الأربع رکعات، الخ) مجاز الاستراحة بعدها غالباً الخ۔[حاشیة الطحطاوی علی المراقی الفلاح:410]

تراویح پر ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کرے، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ لِرَمَضَانَ: مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔[بخاری: 2008، کتاب صلاۃ التراویح، باب: فضل من قام رمضان، اخرجہ مسلم:759]

تراویح کی ترغیب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہی کی ایک روایت میں ہے؛ رسول اللہ ﷺ تراویح پڑھنے کی ترغیب دلاتے تھے، مگر آپ اصرار کے ساتھ حکم نہیں فرماتے تھے۔آپ

فرماتے: جو شخص ماہِ رمضان میں ایمان واحتساب کے ساتھ تراویح پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا، پھر آپ کی وفات ہوگئی اور طریقہ یہی رہا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا اور یہ سلسلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور تک جاری رہا۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ، ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. [ابوداود: 1371، کتاب شہر رمضان، باب: فی قیام شہر رمضان، مسلم: 759، ترمذی: 808، نسائی: 2200]

خلفاے راشدین کی سنت کا اہتمام

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل کانپنے لگے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یہ تو رخصت ہونے والے شخص کا سا وعظ ہے۔ اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو تقوے اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمھارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا، وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔خبردار! نئی باتوں سے بچنا، کیوں کہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔تم میں سے جو شخص وہ زمانہ پائے، اُسے چاہیے کہ میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفاے راشدین کی سنت کو لازم پکڑے۔تم لوگ اسے دانتوں سے مضبوط سے پکڑلو۔عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ

الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔[ترمذی:2676، کتاب العلم، باب: ما جاء فی الاخذ بالسنۃ و اجتناب البدع، ابوداود:6407، ابن ماجہ:42]

تراویح اور تہجد: دو الگ نمازیں

چوں کہ تراویح کی باجماعت نماز کا اہتمام خلفاے راشدین کے زمانے سے پایا جاتا ہے، اس لیے ہمارے لیے لازم ٹھہرا کہ اس طریقے پر مضبوطی سے عمل کریں۔ اور بعض حضرات جو یہ کہتے ہیں کہ تہجد اور تراویح ایک ہی نماز ہے، اُن کا یہ کہنا درست نہیں۔

حدیث میں تراویح کا نام 'قیامِ رمضان' مستقل دلیل ہے کہ یہ تہجد سے الگ نماز ہے، کیوں کہ تہجد رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اِسی لیے محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے تہجد اور تراویح ہر ایک کا باب جدا رکھا ہے، کصنیع الامام مسلم وغیرہ۔ صحیح مسلم کے ابواب اگرچہ خود امام مسلمؒ نے قایم نہیں فرمائے، مگر احادیث کی ترتیب ومناسب روایات کو ایک جگہ جمع کرنا تو خود امام مسلمؒ ہی کا فعل ہے۔ نیز تراجم لکھنے والے بھی امام مسلم کے بلند پایہ شاگرد اور مشہور محدثین میں سے ہیں۔ اور امام بخاریؒ ابتداے شب میں اپنے شاگردوں کے ساتھ باجماعت تراویح پڑھتے تھے اور اس میں ایک بار قرآنِ کریم ختم کرتے تھے اور بہ وقتِ سحر تہجد انفراداً پڑھتے تھے۔ کان محمد بن اسماعیل البخاری، اذا کان اوّل لیلۃ

من شهر رمضان مجتمع اليه اصحابه فيصلي بهم ويقرأ في كل ركعة عشرين آية كذالک الی أن يختم القرآن، وكان يقرأ في السحر مابين النصف الى الثلث من القرآن ان يختم عند السحر في كل ثلاث ليال۔ [ہدی الساری مقدمہ فتح الباری: 481، احسن الفتاویٰ: 532-3/531]

نوٹ: اس مسئلے کو تفصیل سے سمجھنا ہو تو دیکھیے فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی کتاب 'تہجد اور تراویح: دو مختلف نمازیں'۔ اسے الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا نے تحقیق وتخریج کے ساتھ شایع کیا ہے۔

تراویح مَرد وعورت سب کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے

رمضان المبارک کی ہر رات میں عشاء کی نماز کے بعد بیس رکعات تراویح، دس سلاموں سے پڑھنا، مرد وعورت سب کے لیے سنتِ مؤکدہ ہے۔ التراويح سنة مؤكدة للرجال والنساء توارثها الخلف عن السلف من لدن تاريخ رسول اللهﷺ لی یومنا۔ [خانیہ: 1/232، ہندیہ: 1/216]

تراویح کا وقت

تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے صبحِ صادق تک رہتا ہے، بہتر یہ ہے کہ عشاء اور وتر کے درمیان پڑھ لی جائے، لیکن اگر وتر کے بعد تراویح پڑھیں، تو بھی شرعاً درست ہے۔ وأكثر المشائخ على أن وقتها بين العشاء الى طلوع الفجر۔۔۔ ولو صلى بها بعد الوتر يجوز، قال الشيخ الامام أبو علي النسفي: هذا القول أصح۔ [تاتارخانیہ: 1/413، ہندیہ: 1/115، درمختار: 2/493 زکریا]

مسجد میں تراویح کی جماعت

مسجد میں تراویح کی نماز با جماعت ادا کرنا سنتِ مؤکدہ کفایہ ہے، اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں بھی دو چار لوگ تو محلّے کی مسجد میں اس کا اہتمام ضرور کریں۔ اگر محلّے کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی، تو سب محلّے والے گنہ گار ہوں گے۔ الجماعة سنة كفاية فيها حتى لو أقامها البعض فى المسجد بجماعة وباقى أهل المحلة أقامها منفرداً فى بيته لا يكون تاركاً للسنة۔ [مراقی الفلاح مع الطحطاوی:413]

لاک ڈاؤن اور گھروں میں تراویح کی جماعت

لاک ڈاؤن کی موجودہ صورتِ حال میں جب کہ مسجد میں با جماعت تراویح جاری رہے اور باقی لوگ اپنے اپنے گھر پر رہ کر تراویح تنہا یا با جماعت ادا کریں، اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔ 'فتاویٰ دار العلوم دیو بند' میں ہے کہ اگر کوئی (نمازِ تراویح) جماعت سے اس طرح پڑھے کہ مسجد کی جماعت بند نہ ہو تو یہ درست ہے، مگر یہ لوگ مسجد کی فضیلت سے محروم رہیں گے۔

[فتاویٰ دار العلوم دیو بند:4/189]

گھر میں تراویح کی جماعت میں عورتوں کی شرکت

گھر کا آدمی اگر گھر میں تراویح پڑھائے اور اُس کے پیچھے گھر کی محرم وغیر محرم عورتیں تراویح پڑھیں تو جائز ہے، محلّے یا بستی میں سے عورتوں کو جمع کرنے کی اجازت نہیں کہ فتنہ وفساد کا زمانہ ہے۔ درمختار میں ہے: كما تكره امامة الرجل لهن فى بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كاخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن او امهن فى المسجد لا۔ (درمختار مع الشامی، باب: الامامۃ، ج ۱ ص ۵۲۹) یعنی یہ مکروہ ہے کہ مرد گھر میں

عورتوں کی امامت کرائے اوران عورتوں کے ساتھ نہ کوئی مرد ہواور نہ امام کی محرم عورتوں میں سے کوئی عورت ہو، جیسے امام کی بہن یا اس کی بیوی، مگر جب کوئی مرد ہو یا کوئی محرم عورت ہو تو مکروہ نہیں۔[فتاویٰ رحیمیہ:6/263 جدید]

اگر عورت حافظہ ہو اور تنہا عورتوں کی جماعت کرنا چاہے؟

تنہا عورتوں کی جماعت کے متعلق درِ مختار میں ہے: یکرہ تحریماً (جماعة النساء) ولو فی التراویح۔علامہ شامیؒ فرماتے ہیں: (ولو فی التراویح) افادان الکراھة فی کل ماتشرع فیہ جماعة الرجال فرضاًاو نفلاً۔[شامی:2/305 ریاض]

حافظہ عورت کے متعلق فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ عورت کا امام بن کر عورتوں کو نماز پڑھانا مکروہِ تحریمی ہے۔بقاے حفظ کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ خارجِ نماز میں روزانہ والدہ، والد، بھائی، بہن،شوہر،اولاد کسی کو سنا دیا کرے اور جتنا سنائے اُس کو تراویح یا دوسری نمازوں میں پڑھ لیا کرے۔اس سے حفظ بھی باقی رہے گا اور نمازوں میں طویل قراءت کی عادت بھی ہو جائے گی اور کوئی محظور بھی لازم نہیں آئے گا۔

[فتاویٰ محمودیہ جدید:7/281]

یعنی عورت حافظہ ہے،قرآن نہ سنانے کی وجہ سے بھول جانے کا احتمال ہے،تب بھی تراویح باجماعت کی اجازت نہیں۔تنہا تنہا پڑھ لیں۔عورتوں کے لیے جماعت مکروہِ تحریمی ہے اگرچہ تراویح ہو"مالا بد منہ" میں ہے: جماعت زناں تنہا نزد امام ابو حنیفہ علیہ الرحمة مکروہ ست و نزدیگر ائمہ جائز است۔(ترجمہ) امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کی جماعت مکروہ ہے اور دوسرے ائمہ کے نزدیک جائز ہے۔[فتاویٰ رحیمیہ جدید:6/247]

نیز اگر وہ جماعت کر ہی لیں تو اُن کی امام صف کے بیچ مقتدی عورتوں کے ساتھ ہی کھڑی ہوگی ، آگے بڑھ کر نہیں۔عن عائشة رضی اللہ عنھا ام المؤمنین أنها کانت تؤم النساء فی شہر رمضان فتقوم وسطاً الخ۔[کتاب الآثار:1/603]

یہ بھی خیال رہے کہ اگر عورت تراویح سنائے تو کسی مرد کو(خواہ اُس کا محرم ہو) اُس کی نماز میں شریک ہونا جائز نہیں۔[آپ کے مسائل اور ان کا حل:4/194 محقق]

تراویح میں ختمِ قرآن کی حیثیت

تراویح میں کم سے کم ایک مرتبہ ختمِ قرآن سنت ہے، اس سے زائد مستحب ہے۔ السنة فی التراویح انما هو الختم مرة۔۔۔والختم مرتین فضیلة، والختم ثلاث مرات أفضل۔[ہندیہ:1/117]البتہ یہ ختمِ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صراحۃً ثابت نہیں اور نہ حضرت صدیقؓ سے صراحۃً ثابت ہے، ہاں حضرت عمرؓ سے ثابت ہے کہ انھوں نے حضرت ابی بن کعبؓ کو بلایا کہ سب لوگ قرآن نہیں پڑھ سکتے، میں چاہتا ہوں کہ تم سب کو رمضان کی راتوں میں نماز پڑھا دیا کرو اور ظاہر ہے کہ صحابہ میں کوئی شخص بھی قدرِ قلیل قرآن سے عاری نہ تھا، پس اس کے معنی سوا اس کے کچھ نہیں کہ حضرت عمرؓ کی مراد یہ تھی کہ لوگ پورا قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ نیز حضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ کے زمانے میں تراویح اتنی دیر میں ختم ہوجاتی تھی کہ بعض لوگ لاٹھی پر سہارا لیتے اور سحری کا وقت ہوجانے کا اندیشہ کرتے تھے، اور بہ عادتِ غالبہ اتنی دیر جب ہی ہوسکتی ہے کہ امام قرآن ختم کرنا چاہتا ہو۔اور حضرت عائشہؓ کا غلام رمضان کی راتوں میں قرآن دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا(یعنی نماز سے پہلے یا نماز کے بعد قرآن دیکھ لیا کرتا تھا، تاکہ نماز میں بھول نہ ہو) اور یہ بھی جب ہی ہوسکتا ہے جب کہ ختمِ قرآن کا اہتمام ہو، ورنہ وہی سورتیں

پڑھتا جو خوب یاد تھیں۔ یہ تمام دلائل اس امر کے ہیں کہ صحابہ کو تراویحِ رمضان میں ختمِ قرآن کا اہتمام تھا۔ صحابہ کے اس اہتمام سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی رمضان میں قرآن ختم کرتے ہوں گے، گو صراحۃً حدیثوں میں اس کا ذکر نہیں۔ بہ ہر حال مسئلۂ ظنیہ میں دلالتِ ظنیہ بھی کافی ہے، گو معارض پر رجحت نہ ہو، خصوص جب کہ اس کے پاس بھی دلائل ہوں، پھر امام ابوحنیفہؒ نے ایک ختم کو سنت فرمایا ہے اور وہ تابعی ہیں، اِس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے سلف کو اس کا اہتمام کرتے دیکھا اور سنا ہوگا۔ [امداد الاحکام:1/662-663]

لاک ڈاؤن میں ختمِ قرآن کی سنت پر عمل

لیکن یہ دونوں سنتیں الگ الگ ہیں؛ تمام کلام اللہ شریف کا تراویح میں پڑھنا یا سننا یہ مستقل سنت ہے اور پورے رمضان شریف کی تراویح مستقل سنت ہے۔ [فضائلِ رمضان:6]

اس لیے لاک ڈاؤن کی موجودہ صورت میں بھی حتی المقدور ان دونوں سنتوں پر عمل کی کوشش کرنی چاہیے، لیکن اہلِ خانہ میں کوئی بھی حافظ نہ ہو تو جتنا قرآن مجید یاد ہو اُسی کے ساتھ یا الم ترکیف سے روزانہ بیس رکعت تراویح پڑھ لینے سے قیامِ رمضان کی فضیلت حاصل ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔ فالحاصل أن المصحح في المذهب أن الختم سنة لكن لا يلزم منه عدم تركه إذ لزم منه تنفير القوم وتعطيل كثير من المساجد خصوصاً في زماننا، فالظاهر اختيار الأخف على القوم۔ [در مختار مع الشامی:2/498 زکریا]

آن لائن یا اسپیکر کے ذریعے امام کی اقتدا

بعض لوگوں کی طرف سے یہ شوشہ چھوڑا گیا کہ موجودہ حالات میں آن لائن یا اس طرح بھی تراویح پڑھی جاسکتی ہے کہ مسجد میں تراویح کی جماعت جاری رہے اور بقیہ لوگ اپنے اپنے

گھروں میں اسپیکر پر آواز سُن کر امام کی اقتدا کر لیں۔ لیکن ایسا کرنے سے اقتدا درست نہیں ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صفوں میں خوب مل کر کھڑے رہو اور ایک صف دوسری صف کے نزدیک رکھو (یعنی درمیان میں زیادہ فاصلہ نہ ہو) اور گردنوں کو بھی برابر رکھو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں شیطان کو صف میں خالی جگہ سے یوں گھستے ہوئے دیکھتا ہوں گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ. [ابوداود: 667، کتاب الصلاۃ، باب: تسویۃ الصفوف، نسائی: 812 مختصراً]

(وَقَارِبُوا بَيْنَهَا) أی بين الصفوف أی لا تفصلوا بين الصفوف فصلاً كثيراً أو قد صرح الحنفية بشرطية اتحاد المكان لجواز الصلاة۔ (بذل المجہود: 4/334)

شارحین نے مذکورہ بالا حدیث کی تشریح میں یہ بھی فرمایا ہے کہ دو صفوں کے بیچ میں ایک صف قائم ہونے کی جگہ نہ ہو۔ اس تشریح کے مطابق دو صفوں کے درمیان میں پانچ چھے فُٹ تک کے فاصلے کی گنجائش ہو سکتی ہے، اس سے زیادہ نہیں۔ (وَقَارِبُوا بَيْنَهَا) أی بين الصفوف، بحيث لا يسع بين صفين صف آخر۔ (مرقاۃ المفاتیح: 3/157)

اقتدا کے لیے صرف امام کی آواز کا سننا یا اُسے دیکھنا کافی نہیں، بلکہ امام اور مقتدی کے مکان کا متحد ہونا بھی شرط ہے، خواہ حقیقتاً ہو یا حکماً۔ حقیقتاً یعنی مسجد کے اندر ہی اقتدا ہو اور حکماً یعنی اگر صفیں متصلاً مسجد سے لے کر صحن اور صحن سے آگے بھی بن جائیں تو اقتدا درست ہوگی، کیوں کہ اتصال کی وجہ سے مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا۔ اس کے لیے یہ بھی ضروری

ہے کہ امام کی حالت مشتبہ نہ ہو یعنی ارکان کے انتقالات (رکوع، سجدہ وغیرہ) واضح ہوں، لیکن اگر متصل نہ ہو اور درمیان میں دو صفوں کا فاصلہ رہ جائے یا اتنا فاصلہ ہو کہ اس میں چار پہیہ گاڑی (کار وغیرہ) آسانی سے گزر جائے تو اقتدا درست نہیں ہوگی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام اور مقتدی کے درمیان اگر نہر ہو یا دیوار ہو تو اس مقتدی کی اقتدا درست نہیں ہے۔عن عمر أنه قال في الرجل يصلي بصلاة الإمام إذا كان بينهما نهر أو طريق أو جدار فلا يأتم به.[کنز العمال:22913]

درمختار میں ہے:(اونهر تجرى فيه السفن) ولو زورقاً ولوفى المسجد یعنی جس نہر میں کشتی چل سکتی ہو، وہ اقتدا میں مانع ہے، خواہ وہ (کشتی) صغیر ہو اور خواہ (نہر یا حوض) مسجد میں ہو۔[درمختار:2/331] نیز شامی میں ہے: واما البركة اوالحوض - الى قوله - ان الحوض الكبير المذكور فى كتاب الطهارة يمنع: اى مالم تصل الصفوف حوله' كما يأتى۔ تالاب یا بڑا حوض (یعنی شرعی دہ دردہ حوض) درمیان میں ہو اور صفیں متصل نہ ہوں تو اقتدا میں مانع ہے۔[فتاویٰ شامی:2/331، ریاض]

یعنی مسجد یا میدان میں اگر امام اور مقتدی کے درمیان یا دوسری صفوں کے درمیان پانی کا چشمہ یا حوض یا کوئی اور ایسا ہی حائل یا خالی جگہ ہو تو اگر وہ دہ دردہ (یعنی شرعی حوض) ہے تو اقتدا کا مانع ہے، جب کہ اس کے اِردگرد لوگ کھڑے ہو کر، صفیں متصل نہ ہوگئی ہوں، اور اگر اس حوض وغیرہ کے اِردگرد یعنی دائیں بائیں لوگ کھڑے ہو کر، صفیں ہو جائیں، تو اُس کے بعد والوں کی نماز درست ہو جائے گی۔ اور اگر وہ حوض وغیرہ چھوٹا یعنی دہ دردہ سے کم ہو تو مانعِ اقتدا نہیں، خواہ اُس کے دائیں بائیں لوگ کھڑے نہ ہوئے ہوں۔[عمدۃ الفقہ:2/196]

جب مسجد میں موجود ہوتے ہوئے صفوں میں ایسا فاصلہ ہونے کی صورت میں اقتدا درست نہیں، تو آن لائن یا صرف اسپیکر کی آواز پر اقتدا کیسے درست ہو سکتی ہے؟

❑❑❑❑

(۴)

اعتکاف کی سنّت

لغت میں 'اعتکاف' کے معنی ٹھہرنے کے ہیں یعنی کسی جگہ میں ٹھہرنا اور اپنے آپ کو اس میں روکنا۔ شریعت کی اصطلاح میں اعتکاف کے معنی 'مسجد میں ثواب کی نیت سے ٹھہرنا ہیں'، یعنی مرد کا ایسی مسجد -جس میں باجماعت نماز ہوتی ہو، یا امام اور مؤذن مقرر ہوں اور عورت کا اپنے گھر کے کسی حصے- میں ثواب کی نیت سے ٹھہرنا۔ ھو لغة: اللبث وشرعاً: لبث بفتح اللام وتضم المكث ذكر ولو مميزا في المسجد جماعة هو ماله امام ومؤذن أديت فيه الخمس أولاً... أولبث امرأة في مسجد بيتها۔ [درمختار مع رد: 3/381، ہندیہ: 1/211]

لاک ڈاؤن اور اعتکاف کی سنّت

رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، بستی میں سے بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمّے سے ادا ہوجاتا ہے اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب گنہگار رہوں گے۔ وقيل سنة على الكفاية حتى لو ترك أهل بلدة بأسرهم يلحقهم الاساء، والا فلا كالتاذين۔ [مجمع الانہر: 1/255]

اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں بھی ایک دو لوگ مسجد میں اِس سنّت جاری رکھیں۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد کے قرب وجوار میں رہنے والے ایک دو صحت مند نوجوان اس کے لیے بہ رضا و رغبت تیار ہو جائیں، تا کہ اہلِ خانہ کے لیے اُن کی ضروریات کا خیال رکھنا بھی آسان ہو۔

خواتین کے اعتکاف کرنے سے مسجد کی سنت ادا نہیں ہوگی

عورتوں کے لیے بھی اعتکاف مسنون ہے، جس طرح مَردوں کے لیے مسنون ہے، لیکن اعتکاف کے سلسلے میں مسجد کا جو حق ہے، وہ خواتین کے اعتکاف سے ادا نہیں ہو سکے گا، اس لیے کہ وہ گھر میں اعتکاف کریں گی اور عورتوں کے لیے مسجد کے گوشے میں بھی اعتکاف کرنا مکروہ ہے، ویکرہ فی المسجد أی تنزیھا۔ [الدر المختار مع رد المحتار: 3/429]

خواتین کے حق میں بہتر یہ ہے کہ گھر میں نماز کے لیے جس جگہ کو مخصوص کر رکھا ہو، اُسی میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہر جائے، اگر مخصوص نہ کیا ہو تو اب کسی خاص حصے کو مخصوص کر لے۔ لبث امراۃ فی مسجد بیتھا۔ [ایضاً: 1/155]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی سنّت

امہات المومنین، زوجۂ نبی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُٹھا لیا، پھر آپ کے بعد آپ کی بیویاں بھی اعتکاف کرتی تھیں۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللہُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔ [بخاری: 2026، ابواب الاعتکاف، باب: الاعتکاف فی العشر الاواخر، اخرجہ مسلم: 1172]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کا نہایت اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال آپ نے سفر کیا تو اُس کے اگلے سال بیس روز اعتکاف فرمایا۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ: كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَسَافَرَ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا. [ابن ماجہ:1770، کتاب الصیام، باب: ماجاء فی الاعتکاف، ابوداود:2463]

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ اعتکاف کا بہت زیادہ ثواب ہے اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ معتکف کی مثال اُس شخص کی سی ہے کہ کسی کے در پر جا پڑے کہ اتنے میری درخواست قبول نہ ہو، ہٹنے کا نہیں۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اگر حقیقۃً یہی حال ہو تو سخت سے سخت دل والا بھی پسیجتا ہے اور اللہ جل شانہ کی کریم ذات تو بخشش کے لیے بہانہ ڈھونڈتی ہے، بلکہ بے بہانہ مرحمت فرماتے ہیں۔

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لیے
در تیری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے

❑

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

اس لیے جب کوئی شخص اللہ کے دروازے پر دنیا سے منقطع ہو کر جا پڑے، تو اُس کے نوازے جانے میں کیا تامّل ہو سکتا ہے اور اللہ جل شانہ جس کا اکرام فرما دیں، اُس کے بھرپور خزانوں کا بیان کون کر سکتا ہے۔ [فضائلِ رمضان:50]

اعتکاف کا مقصد

اعتکاف کا اصل مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَقُولُ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.[بخاری:2020،کتاب فضل لیلۃ القدر، باب:تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر، اخرجہ مسلم:1169]

❑❑❑❑

(۵)

شب قدر اور آخری عشرہ

رمضان المبارک کا ہر ہر لمحہ قیمتی ہے، لیکن آخری عشرے کی تو بات ہی اور ہے۔ یہی سبب ہے کہ جب (رمضان المبارک کا) آخری عشرہ آجاتا تو حضرت نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھ لیتے، رات کو خود بھی جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ. [بخاری: 2024، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: العمل فی العشر الاواخر من رمضان، اخرجہ مسلم: 1174]

تہبند مضبوط باندھنا گویا عبادت کے لیے کمر کسنا اور عورتوں سے دور رہنے کے لیے کنایہ ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اتنی ریاضت کرتے تھے کہ اس کے علاوہ اور دِنوں میں اتنی ریاضت نہیں فرماتے تھے۔ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. [مسلم: 1175، کتاب الاعتکاف، باب: الاجتہاد فی العشر الاواخر من شہر رمضان]

اس عشرے میں سب سے اہم چیز شبِ قدر ہے، اسی کے لیے اعتکاف بھی مشروع ہوا۔ یہ رات تمام راتوں سے افضل ہے اور قرآن مجید میں مکمل ایک سورۃ اس کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔

شبِ قدر کی فضیلت قرآن مجید میں

ارشادِ ربانی ہے: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ○ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○﴾ ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے، اور تمھیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا چیز ہے؟ شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح (جبرئیلؑ) اپنے پروردگار کی اجازت سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ وہ رات سراپا سلامتی ہے، فجر کے طلوع ہونے تک۔ [سورۂ قدر:5-1]

شبِ قدر میں عبادت کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ محض ثواب کی نیت سے عبادت میں گزارے، اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. [بخاری:35، کتاب الایمان، باب: قیام لیلۃ القدر من الایمان، اخرجہ مسلم:759 باختلاف بلفظ]

شبِ قدر کی عبادات

اس شب میں حسبِ توفیق کوئی بھی عبادت کی جا سکتی ہے، احادیثِ شریفہ میں اس رات میں کرنے کے لیے کوئی خاص عمل نہیں بتایا گیا، سوائے ایک دعا کے۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا؛ اگر میں شبِ قدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح دعا کرو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ

تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی۔ اے اللہ! آپ بہت معاف فرمانے والے اور معافی کو پسند فرمانے والے ہیں، پس مجھے بھی معاف فرما دیجیے۔ قلت یا رسول اللہ ﷺ! أریت ان علمت لیلة القدر ما أقول فیھا؟ قال: قولی: اللّٰھم الخ۔ [ترمذی:3513، کتاب الدعوات، ابن ماجہ:3850، نسائی:872]

امام نوویؒ فرماتے ہیں: شبِ قدر میں بکثرت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن یا دیگر ماثور دعاؤں میں مشغول رہنا بھی مستحب ہے۔ نیز امام شافعیؒ نے ایک بہت پیاری بات ارشاد فرمائی ہے جس سے اکثر لوگ غفلت برتتے ہیں، وہ یہ کہ دن میں بھی اسی طرح کوشش و محبت سے دعا وغیرہ میں مشغول رہنا چاہیے، جس طرح رات میں مشغول رہتے ہیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ اس رات میں مسلمانوں کی مہمات و مشکلات کی آسانی کے لیے بھی دعا کرے، کیوں کہ صالحین اور اللہ تعالیٰ کے عارفین بندوں کا شعار رہا ہے۔ یستحب أصحابنا رحمھم اللہ: یستحب أن یکثر فیھا من ھذا الدعاء، ویستحب قرأة القرآن وسائر الأذکار والدعوات المستحبة فی المواطن الشریفة ۔۔۔ قال الشافعی رحمہ اللہ: أستحب أن یکون اجتھاد فی یومھا کاجتھادہ فی لیلتھا، ھذا نصة: ویستحب أن یکثر فیھا من الدعوات بمھمات الملسلمین، فھذا شعار الصالحین و عباد اللہ العارفین، وباللہ التوفیق۔ [کتاب الأذکار، ص:154]

لاک ڈاؤن میں شبِ قدر کیسے گزاریں

عام حالات کے متعلق علما نے لکھا ہے کہ بعض جگہ شبِ قدر میں لوگ جمع ہوکر (اجتماعی طور پر) شب بیداری کا خاص اہتمام کرتے ہیں، ایسا کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔

اتفاقاً اگر دو چار آدمی جمع ہوجائیں تو اور بات ہے۔ بہ طور خود ہر شخص حسبِ ہمت عبادت میں مشغول رہے، اس طرح خاص اہتمام اور انتظام خلافِ شرع ہے۔ [اصلاح الرسوم:50] اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں اس بات کا مزید خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

شب قدر کی تلاش

شبِ قدر کب ہوتی ہے؟ اس بابت احادیث واقوال مختلف ہیں:

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ اُسے آخری عشرے میں تلاش کرے۔ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا، فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. [مسلم:1165، کتاب الصیام، باب: فضل لیلۃ القدر]

- اگر پورے عشرے میں شبِ قدر کی تلاش ممکن نہ ہو تو کم سے کم طاق راتوں میں اس سے غفلت نہ برتی جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. [بخاری:2017، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر، اخرجہ مسلم:1169 بدون لفظ-الوتر]

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، پس اگر تم میں سے کوئی کمزور ہو یا عاجز ہو تو

آخری سات راتوں میں سُستی نہ کرے۔عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي. [مسلم:1165، کتاب الصیام، باب: فضل لیلۃ القدر]

❑ ابوسلمہ کہتے ہیں، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ جو میرے دوست تھے، اُن سے پوچھا گیا تو انھوں نے بتایا: ہم نے حضرت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ بیس کی صبح کو باہر نکلے اور ہم لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: مجھے شبِ قدر دکھائی گئی تھی، پھر میں اُسے بھول گیا یا یہ فرمایا کہ بھلا دیا گیا۔ اب اُسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس لیے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے، واپس ہوجائے۔ ہم لوٹ گئے۔ آسمان میں بدلی کا کوئی ٹکڑا ابھی ہم کو نظر نہیں آ رہا تھا، اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی، یہاں تک کہ مسجد کی چھت سے پانی بہنے لگا، جو کھجور کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی، اور نماز پڑھی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آپ کی پیشانی میں مجھے مٹی کا اثر دکھائی دیا۔عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا، فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا، وَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ، فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي

السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ، حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ. [بخاری: 2016، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: التماس لیلۃ القدر فی السبع الاواخر، اخرجہ مسلم: 1167]

❑ ایک حدیث میں شبِ قدر کو آخری عشرے کی نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرنے کے لیے کہا گیا ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، حضرت نبی کریم ﷺ (اپنے معتکف سے) باہر تشریف لائے تا کہ ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں۔ دریں اثنا دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اِس لیے نکلا تھا کہ تمھیں شبِ قدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑنے لگے، اِس لیے اِس کا علم مجھ سے اٹھا لیا گیا، اور ممکن ہے کہ اس میں تمھارے لیے بہتری ہو، اس لیے اسے آخری عشرے کی نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں تلاش کرو۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَ السَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ. [بخاری: 2023، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب: رفع معرفۃ لیلۃ القدر لتلاحی الناس]

❑ ایک حدیث میں ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو؛ یہ اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسوں، انتیسویں اور آخری رات میں پائی جاتی ہے۔ اس رات میں جس شخص نے ایمان کے ساتھ

اور ثواب کی نیت سے قیام کیا، اُس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔
التمسوها في العشر الأواخر فإنها في وتر في إحدى وعشرين، أو ثلاث وعشرين، أو خمس وعشرين، أو سبع وعشرين، أو تسع وعشرين، أو آخر ليلة، فمن قامها إيمانا واحتسابا غفر له ماتقدم من ذنبه وما تأخر. [کنزالعمال:24040]

❑ ایک حدیث میں ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ قدر چوبیسویں رات ہے۔ ليلة القدر ليلة أربع وعشرين. [کنزالعمال:24048]

ترمذی شریف میں ہے: اس باب میں حضرت عمر، ابی بن کعب، جابر بن سمرہ، جابر بن عبداللہ، ابن عمر، فلتان بن عاصم، انس، ابوسعید، عبداللہ بن انیس، ابوبکرہ، ابن عباس، بلال، اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے بھی روایات ہیں۔ اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق رات میں تلاش کرو۔ حضرت نبی کریم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ اکیسویں، پچیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، لیکن میرے نزدیک اس کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے جس طرح کا سوال کیا جاتا، آپ اُس طرح کا جواب دیا کرتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ ہم اسے اِس رات میں تلاش کریں، تو آپ ﷺ فرماتے: اس میں تلاش کرو۔ لیکن میرے نزدیک قوی روایت اکیسویں رات والی ہے۔

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ستائیسویں رات ہی ہے اور فرماتے کہ ہمیں حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کی علامات بتائی تھیں، ہم نے اُسے گن کر یاد کر لیا۔ اور ابوقلابہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: شب قدر آخری عشرے میں بدلتی رہتی ہے۔

وَفِي الْبَاب عَنْ عُمَرَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَابْنِ عُمَرَ، وَالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ، وَأَنَسٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ، وَأَبِي بَكْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَبِلَالٍ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَوْلُهَا يُجَاوِرُ يَعْنِي يَعْتَكِفُ، وَأَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي كُلِّ وِتْرٍ. وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: أَنَّهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ وَخَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَتِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَآخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: قَالَ الشَّافِعِيُّ: كَأَنَّ هَذَا عِنْدِي وَاللهُ أَعْلَمُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُجِيبُ عَلَى نَحْوِ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ، يُقَالُ لَهُ: نَلْتَمِسُهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا، فَيَقُولُ: الْتَمِسُوهَا فِي لَيْلَةِ كَذَا، قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَأَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِي فِيهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، وَيَقُولُ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا، وَرُوِيَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِهَذَا. [ترمذی: 792، کتاب الصوم، باب: ماجاء فی لیلۃ القدر]

❑❑❑❑

(۶)

کلمۂ طیبہ کی کثرت

'استقبالِ رمضان' میں صحیح ابنِ خزیمہ کے حوالے سے جو حدیث پیش کی گئی، اُس میں ہے کہ رمضان المبارک میں کلمۂ طیبہ کی کثرت کرنی چاہیے۔ اس لیے یہاں کلمۂ طیبہ کے فضائل پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

❑ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! انھوں نے عرض کیا: لبیک و سعدیک اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! انھوں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک اے اللہ کے رسول! تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اُس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔ حضرت معاذ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر کر دوں، تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم انھیں اِس کی خبر کر دو گے تو لوگ اِسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے اور عمل سے باز رہیں گے۔

حضرت معاذ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت اِس خوف سے بیان کر دی کہ کتمانِ علم پر مواخذہ نہ ہو جائے۔ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنَ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ،

قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا، قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوا، وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا. [بخاری: 128، کتاب العلم، باب: من خص بالعلم قوماً دون قوم، اخرجہ مسلم: 32]

اخلاص سے لاالہ الااللہ کہنے والا اللہ تعالیٰ کے قلعے میں ہوگا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپ فرمارہے تھے کہ میں نے جبرئیل سے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اے میرے بندو! جو میرے پاس اس حال میں آیا کہ اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دے رہا ہو، وہ میرے قلعے میں داخل ہوجائے گا، اور جو میرے قلعے میں داخل ہوگیا، وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا۔ حدثني أبي علي بن أبي طالب قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: سمعت جبريل يقول؛ قال الله عز وجل: أنا الله الذي لا إله إلا أنا يا عبادي فمن جاء منكم بشهادة أن لا إله إلا الله بالإخلاص دخل حصني ومن دخل حصني أمن من عذابي. [کنز العمال: 1422]

اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت کا باعث

ایک حدیث میں ہے: کسی بندے نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ نہیں کہا مگر وہ کلمہ اوپر جاتا ہے اور اُس کو کوئی حجاب مانع نہیں ہوتا، لہٰذا جب وہ بارگاہِ الٰہی میں پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے کہنے والے کی طرف نظر فرماتے ہیں اور اللہ پر حق ہے کہ جب بھی اپنے کسی

توحید پرست کی طرف نظر فرمائیں تو رحمت کی نظر فرماتے ہیں۔ ماقال عبد لا إله إلا الله مخلصا إلا صعدت لا يردها حجاب وإذا وصلت إلى الله تعالى نظر الله إلى قائلها وحق على الله أن لا ينظر إلى موحد إلا رحمه. [کنز العمال:181]

آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے، اُس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ (کلمہ) عرش تک پہنچ جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کہنے والا کبائر سے بچتا رہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. [ترمذی:3590، کتاب الدعوات، باب: دعاء ام سلمۃ، سنن کبریٰ نسائی:10669]

اخلاص کے ساتھ کلمے کی برکت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ دریافت کیا گیا: اخلاص کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: وہ کلمہ تمھیں اللہ کی حرام کردہ اشیا سے روک دے۔ من قال لا إله إلا الله مخلصا دخل الجنة قيل وما اخلاصها قال أن تحجزه عن محارم الله. [کنز العمال:205]

صبح وشام کلمے کی برکت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے صبح کے وقت لا الہ الا اللہ کہا،

پھر شام کے وقت بھی کہا، تو ایک منادی آسمان سے نِدا دیتا ہے: آخری کلمے کو پہلے کے ساتھ ملاؤ اور دونوں کے درمیان جو بھی (صغیرہ گناہ) ہو، اُس کو چھوڑ دو۔ من قال: لا إله إلا الله صباحا، ثم قالها مساء، نادى مناد من السماء ألا أقرنوا الآخرة بالأولى، ثم ألقوا ما بينهما. [کنز العمال:3592]

اسلام کی تازگی کا ذریعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! لا الہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ اسلام کو تازہ کرتے رہا کرو۔ عن أبي هريرة عن النبي ﷺ، قال: يا أبا هريرة! جدد الإسلام أكثر من شهادة أن لا إله إلا الله. [کنز العمال: 3936]

قیامت میں میزانِ عمل بھاری ہو جائے گا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ استغفار کے وقت تمھارے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں، جس شخص نے سچّی نیت کے ساتھ استغفار کیا اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کا میزان بھاری ہو جاتا ہے، جس نے مجھ پر درود بھیجا، قیامت کے دن میں اُس کی شفاعت کروں گا۔ عن أبي بكر قال سمعت النبي ﷺ في حجة الوداع يقول: إن الله عز وجل وهب لكم ذنوبكم عند الاستغفار، فمن استغفر بنية صادقة غفر له، ومن قال: لا إله إلا الله، رجح ميزانه، ومن صلى علي كنت شفيعه يوم القيامة. [کنز العمال:44269]

ستّر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنے کی برکت

❑ ملا علی قاریؒ نے مشکوٰۃ کی شرح مرقاۃ میں یہ حدیث نقل کی ہے: مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سَبْعِیْنَ اَلْفًا غُفِرَ لَہٗ۔ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے یا پڑھ کر کسی کو بخش دے، تو جس کو ثواب بخشا جائے گا، اُس کی مغفرت ہو جائے گی اور پڑھنے والے کو بھی بخش دیا جائے گا۔ اور اس حدیث کے تحت لکھا ہے کہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ کے دسترخوان پر ایک نوجوان آیا، جو اُس زمانے کا ولی اللہ تھا۔ اُس نوجوان کا کشف بہت مشہور تھا۔ اُس نے کھانا شروع کیا تو کھاتے کھاتے زور زور سے رونے لگا۔ شیخ نے پوچھا: تم رو کیوں رہے ہو؟ اُس نے کہا: میں اپنی ماں کو عذاب میں دیکھ رہا ہوں۔ شیخ کے پاس ستر ہزار مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ثواب جمع تھا، انھوں نے اس کے کشف کو آزمانے کے لیے دل ہی دل میں کہا: یا اللّٰہ! فَوَهَبْتُ لِاُمِّہٖ ثَوَابَ تَحْلِیْلَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ میں نے اس کی ماں کو ستر ہزار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ثواب بخش دیا۔ وہ نوجوان ہنسنے لگا۔ شیخ نے پوچھا: تم ہنس کیوں رہے ہو؟ اُس نے کہا: میں اپنی ماں کو جنّت میں دیکھ رہا ہوں۔

شیخ فرماتے ہیں: اُس کے کشف سے میرا اس حدیث کی صحت پر اور حدیث کی صحت سے اُس کے کشف پر یقین اور بڑھ گیا کہ یہ واقعی اللہ کا ولی اور صاحبِ کشف ہے۔

قال الشیخ محی الدین بن العربی: أنه بلغنی عن النبی ﷺ ان من قال لا الٰه الا الله سبعین ألفاً غفر (له)، و من قیل له غفر له أیضاً۔ فکنت ذکرت التهلیلة بالعدد المروی من غیر أن أنوی لأحد بالخصوص، بل علی الوجه الاجمالی، فحضرت طعاماً مع بعض الأصحاب و فیهم شابٌ مشهورٌ بالکشف فاذا هو فی أثناء الأکل

أظهر البكاء، فسألته عن السبب، فقال : أرى أمي في العذاب، فوهبت في باطني ثواب التهليلة المذكورة لها، فضحک، وقال : اني أراها الآن في حسن المآب۔ قال الشيخ : فعرفت صحة الحديث بصحة كشفه، وصحة كشفه بصحة الحديث۔[مرقاة المفاتيح:3/200،دار الکتب العلمیۃ، بیروت]

❑❑❑❑

(۷)

استغفار کی کثرت

'استقبالِ رمضان' میں پیش کردہ حدیث کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے استغفار بھی کرنا چاہیے۔ ویسے بھی اپنے گناہوں پر استغفار کرنا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ دو صورتوں میں اپنے بندوں کو عذاب نہیں دیتا۔ پہلی صورت یہ کہ اُس کا نبی امت میں موجود ہو، دوسری یہ کہ امت استغفار میں مشغول ہو۔ اپنے نبی سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اُن کو اِس حالت میں عذاب دے، جب کہ آپ اُن کے درمیان موجود ہوں، اور اللہ تعالیٰ اِس حالت میں بھی اُن کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے ہوں۔ [الانفال:33]

دو امن

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لیے دو امن اتارے؛ ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (۱) اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ انھیں آپ کے ہوتے ہوئے عذاب دے (۲) اللہ انھیں عذاب نہیں دے گا، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں۔ پس جب میں (دنیا) سے چلا جاؤں گا تو اُن میں استغفار کو قیامت تک کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأُمَّتِي وَمَا

كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ.[الانفال: 33] ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾. [ایضاً] فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمُ الِاسْتِغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.[ترمذی: 3082، کتاب تفسیر القرآن، باب: ومن سورۃ الانفال]

توبہ واستغفار کرنے والوں کی تعریف

توبہ واستغفار کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا گیا: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڗ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کر بھی بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر گزرتے ہیں تو فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اس کے نتیجے میں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا ہے بھی کون جو گناہوں کی معافی دے؟ اور یہ اپنے کیے پر جانتے بوجھتے اصرار نہیں کرتے۔[آل عمران:135]

استغفار سے دل صاف ہوجاتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل میں ایک سیاہ دھبّہ پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر توبہ کرے اور آیندہ کے لیے اُس سے باز آجائے اور استغفار کرے تو اُس کا دل چمک کر صاف ہوجاتا ہے اور دھبہ دور ہوجاتا ہے۔ اگر اور زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ سیاہ ہوجاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں: ﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾۔[المطففین:14] یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہوجانا۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ، فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ،

فَإِنْ زَادَ زَادَتْ، فَذَلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾. [ابن ماجہ:4244، کتاب الزہد، باب: ذکر الذنوب، ترمذی:3334]

استغفار کی برکت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اِستغفار کیا (یعنی دل سے ندامت کے ساتھ گناہ سے توبہ کی) اُس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا، اگرچہ دن بھر میں اُس سے ستر مرتبہ گناہ سرزرد ہوجائے۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ، وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً. [ابوداؤد:1514، کتاب الوتر، باب: فی الاستغفار، ترمذی:3554]

سب سے زیادہ نجات دینے والی چیز

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تم استغفار کی کثرت کر سکتے ہو تو دریغ نہ کرو، کیوں کہ اللہ کے یہاں اِس سے زیادہ نجات دہندہ اور محبوب کوئی شے نہیں ہے۔ إن استطعتم أن تكثروا من الاستغفار فافعلوا، فإنه ليس شيء أنجح عند الله ولا أحب إليه منه. [کنز العمال:2080]

دنیا میں ذلّت سے اور آخرت میں دوزخ سے بچاؤ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ لا الہ الا اللہ اور استغفار کی کثرت کرو، یہ دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتشِ دوزخ سے ڈھال ہیں۔ أكثروا من قول لا إله إلا الله والاستغفار فإنهما أمان في الدنيا من الذل وفي الآخرة جنة من النار. [کنز العمال:28152]

ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو استغفار کرنے کو اپنے اوپر لازم کرلے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرمادے گا اور ہر غم سے نجات دے گا اور ایسی جگہ سے روزی عطا فرمائے گا، جہاں سے اُس کو گمان بھی نہ ہوگا۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. [ابوداؤد:1518، کتاب الوتر، باب: فی الاستغفار، ابن ماجہ:3819]

لوگوں کے لیے ستائیس مرتبہ استغفار کی فضیلت

ایک حدیث میں ہے کہ جس نے مومن مرد اور مومن عورتوں کے لیے ہر روز ستائیس بار اللہ سے استغفار کیا، اسے مستجاب الدعوات میں لکھا جائے گا، جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اُن کی برکت سے اہلِ زمین کو روزی ملے گی (تو آپ سوچیے کہ خود ایسا کرنے والے کو کتنی روزی ملے گی؟)۔من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم سبعا وعشرين مرة كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم أهل الأرض. [کنز العمال:2068،مجمع الزوائد:10/210]

جب ستائیس مرتبہ پر پڑھنے پر اتنی بڑی فضیلت حاصل ہوتی ہے تو اندازہ کیجیے کہ اخلاص کے ساتھ جب کثرت سے استغفار کیا جائے گا تو وہ فیاض داتا کتنے عظیم اجر سے نوازے گا۔اس لیے لاک ڈاؤن کی صورت میں خصوصیت سے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ **استغفر اللہ** کے بجائے **نستغفر اللہ** کہیں اور نیت پوری امت کی طرف سے استغفار کی ہو۔❑

(۸)-(۹)

جنت طلب کرنا، دوزخ سے پناہ مانگنا

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہی کیا ہیں کہ بارگاہِ ربِ ذوالجلال میں جنت طلب کریں۔ یہ بات تو درست ہے کہ ہمارے پاس ایسا کوئی عمل نہیں، جس کے عوض اُس سے جنت طلب کی جائے لیکن کریم داتا کے محض فضل سے جنت کا سوال کرنا ہم پر لازم ہے۔قرآن مجید اوراحادیثِ شریفہ میں اس کی تاکید آئی ہے۔

کامیابی کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتے ہیں: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ ہر جان دار کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم سب کو (تمھارے اعمال کے) پورے پورے بدلے قیامت ہی کے دن ملیں گے۔ پھر جس کسی کو دوزخ سے دور ہٹالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ صحیح معنی میں کامیاب ہوگیا، اور یہ دنیوی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔[آلِ عمران:185]

جنت طلب کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کی صلہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کے نامۂ اعمال میں دیکھو جس نے مجھ سے جنت کا سوال کیا ہے، اُس کو جنت دوں گا اور جس نے جہنم سے پناہ مانگی ہوگی، اُس کو جہنم سے پناہ دوں گا۔یقول اللہ تعالی: انظروا

في ديوان عبدي، فمن رأيتموه سألني الجنة أعطيته، ومن استعاذ بي من النار أعذته.[کنز العمال:3164]

ہر نماز کے بعد جنت طلب کرے اور دوزخ سے پناہ مانگے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب بندہ نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے جنت کا سوال نہیں کرتا تو جنت کہتی ہے: افسوس اِس پر! کیا اس کے لیے اچھا نہ ہوتا اگر یہ اللہ سے جنت کا سوال کرلیتا؟ اسی طرح جب بندہ نماز پڑھ کر جہنم سے اللہ کی پناہ نہیں مانگتا تو جنم کہتی ہے: افسوس اس پر! کیا اس کے لیے اچھا نہ ہوتا، اگر یہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ لیتا؟ إذا صلى العبد فلم يسأل الله الجنة قالت الجنة: ياويح هذا أما كان ينبغي له أن يسأل الله الجنة؟ وإذا لم يتعوذ من النار، قالت النار: يا ويح هذا أما كان ينبغي له أن يتعوذ بالله من النار.[کنز العمال:3484]

ابو صالح آپ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا: تم نماز کے قعدۂ اخیرہ میں کیا کہتے ہو(یعنی کیا دعا کرتا ہو)؟ اُس نے کہا: پہلے میں تشہد پڑھتا ہوں، پھر یہ دعا کرتا ہوں؛ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ لیکن میں ٹھیک سے آپ کی آواز نہیں سن پاتا ہوں اور نہ ہی معاذ کی (جو ہماری امامت کرتے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم بھی اُس جنت کے گرد گھومتے ہیں (یعنی ہماری دعائیں کچھ اسی طرح ہوتی ہیں)۔عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشَهَّدُ، وَأَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، أَمَا إِنِّي لَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَوْلَهَا نُدَنْدِنُ. [ابوداود: 792، کتاب الصلاۃ، باب: تخفیف الصلاۃ، ابن ماجہ: 910 عن ابی ہریرۃ]

قرآن مجید کی تلاوت کے وقت

﴿يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ یعنی وہ لوگ اِس (کتاب اللہ) کی تلاوت کرتے ہیں، جیسا اُس کا حق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اِس سے مراد یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا جب جنت کے ذکر پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے اور جب جہنم کے تذکرے پر پہنچے تو جہنم سے اللہ کی پناہ مانگے۔ عن عمر في قوله تعالى: ﴿يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ قال: إذا مر بذكر الجنة سأل الله الجنة، وإذا مر بذكر النار تعوذ بالله من النار. [کنز العمال: 4230]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قرآن سیکھو اور اُس کی بہ دولت اللہ سے جنت کا سوال کرو، قبل اس کے کہ وہ قوم آجائے جو اُس کی بدولت دنیا کا سوال کرے گی۔ قرآن پڑھنے والے تین طرح کے لوگ ہیں: ایک وہ جو اس کے ساتھ دوسروں پر فخر و غرور کرتا ہے، دوسرا وہ جو اس کے ذریعے کھاتا ہے، تیسرا وہ جو اسے محض اللہ کے لیے پڑھتا ہے۔ تعلموا القرآن واسألوا الله به الجنة قبل أن يتعلمه قوم يسألون به الدنيا فإن القرآن يتعلمه ثلاثة نفر رجل يباهي به ورجل يستأكل به ورجل يقرأه الله. [کنز العمال: 2379]

رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی ایک دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اُن کو یہ دعا سکھائی تھی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا۔ اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں؛ جو جلدی ملنے والی ہیں اور جو دیر میں ملنے والی ہیں، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، اور میں اُن تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے اُس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ہر اُس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اُس قول و عمل کا جو جنت کے قریب کر دے۔ میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اُس قول و عمل سے جو اُس کے قریب کر دے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر فیصلے کو جو تو نے میرے لیے کیا ہے، میرے حق میں بہتر کر دے۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: 29957، کنز العمال: 3610]

جنت اور جہنم بنی آدم کی پکار سنتی ہیں

حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الاعلی التیمی نے ارشاد فرمایا: جنت اور جہنم دونوں بنی آدم کی پکار سنتی ہیں، پس جب آدمی جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو مجھ میں داخل فرما۔ جب وہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو مجھ سے اپنی پناہ میں لے لے۔ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّيْمِيِّ، قَالَ: الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَقِنَتَا السَّمْعَ مِنْ بَنِي آدَمَ، فَإِذَا سَأَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ فِيَّ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ قَالَتْ: اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنِّي۔ [مصنف ابن ابی شیبہ:30428، کنز العمال:3219]

تین مرتبہ جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ چاہنے کی برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگ لے، جہنم خود کہتی ہے: اے اللہ! اس بندے کو مجھ سے بچالے۔ اور جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کرلے، جنت خود کہتی ہے: اے اللہ! اس بندے کو مجھ میں داخلہ عطا فرمادے۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اسْتَجَارَ عَبْدٌ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَّا قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنِّي وَلَا يَسْأَلُ الْجَنَّةَ إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ إِيَّايَ۔ [کنز العمال:3720]

جب نماز میں جنّت یا جہنم کے ذکر سے گزرے

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز میں جہنم کے ذکر سے گذرے تو (دل ہی دل میں) جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور جب جنت کے ذکر سے گذرے تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ بِذِكْرِ النَّارِ، فَلْيَسْتَعِذْ

بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ، وَإِذَا مَرَّ بِذِکْرِ الْجَنَّةِ، فَلْيَسْأَلِ اللّٰہَ الْجَنَّةَ۔[مصنف ابن ابی شیبہ:6093]

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ کہے تو اس وقت (بغیر زبان ہلائے دل میں) کہو: اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: إِذَا قَالَ الإِمَام: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ﴾ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِکَ مِنَ النَّارِ۔[مصنف ابن ابی شیبہ:8053]

جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنے میں مبالغہ نہ کرے

حضرت ابن سعید سے روایت ہے، ایک مرتبہ میں یوں دعا کر رہا تھا: اے اللہ میں تجھ سے جنت طلب کرتا ہوں اور اُس کی نعمتوں اور لذتوں کا خواست گار ہوں جو ایسی اور ویسی ہوگی۔اور جہنم سے پناہ چاہتا ہوں، اُس کی زنجیروں سے اور اس کے طوقوں سے اور ایسی اور ویسی بلاؤں سے۔ میرے والد نے فرمایا: بیٹے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دعاؤں میں مبالغے سے کام لیا کریں گے، کہیں تم اُنھی میں سے نہ ہو۔ جب تمھیں جنت مل جائے گی تو اُس کی تمام نعمتیں اور لذتیں خود ہی حاصل ہو جائیں گی اور جب جہنم سے نجات مل جائے گی تو اُس کی تمام تکلیفوں سے خود بہ خود چھٹکارا مل جائے گا (لہٰذا اس تفصیل اور مبالغے کی کیا ضرورت ہے؟)۔عَنِ ابْنٍ لِسَعْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيمَهَا وَبَهْجَتَهَا، وَكَذَا، وَكَذَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَسَلَاسِلِهَا وَأَغْلَالِهَا، وَكَذَا، وَكَذَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ،

إِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَ الْجَنَّةَ أُعْطِيتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ، وَإِنْ أُعِذْتَ مِنَ النَّارِ أُعِذْتَ مِنْهَا وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّرِّ. [ابوداود: 1480، کتاب الوتر، باب: الدعاء]

❑❑❑❑

(۱۰)

قرآن مجید کی تلاوت

رمضان المبارک کو کلامِ الٰہی کے ساتھ خاص مناسبت ہے، اسی وجہ سے تلاوت کی کثرت اس مہینے میں منقول ہے اور مشائخ کا معمول۔[فضائل رمضان:8]

کلامِ الٰہی اور ماہِ رمضان

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا، جو لوگوں کے لیے سراپا ہدایت اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دیتی ہیں۔[البقرۃ:185] نیز سورۂ قدر میں فرمایا:﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے۔[القدر:1]

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صحفِ ابراہیم علیہ السلام رمضان کی تیسری تاریخ میں، تورات چھٹی تاریخ میں، انجیل تیرھویں تاریخ میں، زبور اٹھارھویں تاریخ میں اور قرآن مجید چوبیسویں تاریخ میں نازل ہوا۔ أنزلت صحف ابراهيم فی ثلاث ليال مضين من شهر رمضان، وأنزلت توراة موسى عليه السلام فی ست ليال مضين من شهر رمضان، وأنزل الانجيل عيسىٰ عليه السلام فی ثلاث عشرة ليلة مضت من شهر رمضان، و أنزل زبور داود عليه السلام فی ثمانی عشرة ليلة مضت من شهر رمضان، وأنزل الفرقان على محمد ﷺ فی الرابعة و العشرين من شهر رمضان۔[الغنیۃ الطالبین:9-2/8]

حدیثِ مذکور میں پچھلی کتابوں کا نزول جس تاریخ میں ذکر کیا گیا ہے، اُسی تاریخ میں وہ کتابیں پوری کی پوری انبیا پر نازل کردی گئی ہیں، قرآنِ کریم کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ رمضان کی ایک رات میں پورا کا پورا لوحِ محفوظ سے سماے دنیا پر نازل کردیا گیا، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کا نزول تیئیس سال میں رفتہ رفتہ ہوا۔ رمضان کی وہ رات جس میں قرآن نازل ہوا، قرآن ہی کی تصریح کے مطابق شبِ قدر تھی ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ﴾۔

مذکور الصدر حدیث میں اس کو چوبیس رمضان کی شب بتلایا ہے اور حضرت حسن کے نزدیک چوبیسویں شب شبِ قدر ہوتی ہے۔ اس طرح یہ حدیث آیتِ قرآن کے مطابق ہوجاتی ہے اور اگر یہ مطابقت نہ تسلیم کی جائے تو بہ ہر حال قرآنِ کریم کی تصریح سب پر مقدّم ہے، جو رات بھی شبِ قدر ہو، وہی اِس کی مراد ہوگی۔ [معارف القرآن:1/448]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک معمول

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھیں قرآنِ کریم سناتے تھے۔ کان النبی ﷺ أجود الناس بالخیر، وکان أجود ما یکون فی رمضان، حین یلقاہ جبریل، وکان جبریل علیہ السلام یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان حتی ینسلخ، یعرض علیہ النبی ﷺ القرآن، الحدیث۔ [بخاری:1902، مسلم:2308]

رمضان المبارک میں تلاوت کا ثواب

حدیث شریف میں ہے کہ ماہِ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستّر فرضوں کے برابر ملتا ہے یعنی جو عمل بھی ماہِ رمضان میں کیا جائے وہ غیر رمضان

کے عمل سے ستر گنا زیادہ ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی رمضان المبارک کے مہینے میں ایک حرف کی تلاوت کرے تو اُسے اِس کے بدلے سات سو نیکیاں ملیں گی اور اگر کوئی مسجدِ حرام میں اس مبارک مہینے میں ایک حرف کی تلاوت کرے گا، اُسے ستّر لاکھ نیکیاں ملیں گی اور جو شخص پورا قرآن وہاں ختم کرلے، اُس کا ثواب ۳۳؍کھرب، ۸۵؍ارب اور ۱۸؍کروڑ ہو جائے گا۔

[مستفاد از فضائلِ حفظِ قرآن:83]

اسلاف کا معمول

رمضان آتا تو حضرت سفیان ثوریؒ تمام نفلی عبادات سے الگ ہوکر تلاوتِ قرآن میں مشغول ہو جاتے۔ کان سفیان الثوری اذا دخل رمضان ترک جمع العبادۃ وأقبل علی قراءۃ القرآن۔ حضرت امام نخعیؒ پورے رمضان میں ہر تین دن میں ایک قرآنِ کریم ختم فرماتے اور آخری عشرے میں ہر رات میں ایک ختم فرماتے تھے۔ وکان النخعی علیہ الرحمہ یفعل ذلک فی العشر الأواخر منہ خاصۃ، وفی بقیتہ الشہر فی ثلاث۔ حضرت قتادہؒ عام دنوں میں ہر سات دن میں ایک ختم فرماتے تھے اور رمضان المبارک میں ہر تین دن میں ایک ختم فرماتے تھے اور آخری عشرے کی ہر رات میں ایک قرآنِ کریم ختم فرماتے تھے۔ کان قتادۃ یختم القرآن فی کل سبع لیال مرۃ، فاذا جاء رمضان ختم فی کل ثلاث لیال مرۃ، فاذا جاء العشر ختم فی کل لیلۃ مرۃ۔ [نداء الریان:199-1/198]

یہی معمول ہمارے اکابر علمائے دیوبند کا بھی تھا۔ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں: حضرت اقدس مولانا شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تراویح کے بعد سے صبح کی نماز تک نوافل میں مشغول رہتے تھے اور یکے بعد دیگرے متفرق حفاظ سے

کلام مجید سنتے رہتے تھے اور حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہ کے یہاں تو رمضان المبارک کا مہینہ دن ورات تلاوت ہی کا ہوتا تھا کہ اس میں ڈاک بھی بند اور ملاقات بھی ذرا گوارا نہ تھی۔ بعض مخصوص خدام کو صرف اتنی اجازت ہوتی تھی کہ تراویح کے بعد جتنی دیر حضرت سادی چائے کے ایک دو فنجان نوش فرمائیں، اتنی دیر حاضرِ خدمت ہو جایا کریں۔[فضائل رمضان:8]

خود شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کا برسہا برس یہی معمول رہا، تحریر فرماتے ہیں: ۱۳۳۸ھ سے ماہِ مبارک میں ایک قرآن روزانہ پڑھنے کا معمول شروع ہوا تھا، جو تقریباً ۱۳۸۰ھ تک رہا ہوگا بلکہ اس کے بھی بعد تک۔۔۔ اللہ کے انعام وفضل سے سالہا سال یہی معمول رہا، اخیر زمانے میں بیماریوں نے چھڑا دیا۔[آپ بیتی:2/67-68]

کثرتِ تلاوت پر اشکال اور اس کا جواب

بعض لوگوں کو اس قدر تلاوتِ کلام پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ یہ ممکن ہی کیسے ہے؟ جب کہ انسان کے ساتھ بہت سی ضروریات ہر وقت لگی ہوئی ہیں، اس کا جواب 'برکت' ہے، جو معترضین کی زندگیوں میں موجود نہیں۔ دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حدیث میں ہے: لَا يَفقَه من قرأ القرآنَ فی أقل من ثلاث۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم کیا، وہ اُسے سمجھ نہیں سکا۔[ابو داود:1394، ترمذی:2949، ابن ماجہ:1347] لیکن ہر شخص جانتا ہے کہ تفقہ اور تلاوت میں فرق ہوتا ہے۔

نیز علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں: یہاں مراد یہ ہے کہ جس شخص نے تین دن یا تین رات سے کم میں قرآن ختم کیا، وہ قرآن کے ظاہری معنی تو سمجھ سکتا ہے لیکن قرآن کے حقائق و

معارف اور دقائق ونکات تک اس کی رسائی نہیں ہوتی ، کیوں کہ ان چیزوں کو سمجھنے کے لیے تین دن تو بہت دور کی چیز ہے، بڑی سے بڑی عمریں بھی نا کافی ہوتی ہیں، نہ صرف یہ بلکہ اس مختصر سے عرصے میں تو کسی ایک آیت یا ایک کلمے کے دقائق ونکات بھی سمجھ میں نہیں آسکتے ۔ نیز یہاں نفی سے مراد سمجھنے کی نفی ہے، نہ کہ ثواب کی نفی، یعنی ثواب تو ہر صورت میں ملتا ہی ہے۔ پھر یہ لوگوں کی سمجھ میں تفاوت وفرق ہے، بعض لوگوں کی سمجھ زیادہ پختہ ہوتی ہے، وہ کم عرصے میں بھی قرآنی حقائق ودقائق سمجھ لیتے ہیں، جب کہ بعض لوگوں کی سمجھ بہت ہی کم ہوتی ہے، جن کے لیے طویل عرصہ بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

سلف میں سے بعض لوگوں نے اس حدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کیا ہے، چناں چہ ان لوگوں کا معمول تھا کہ وہ ہمیشہ تین ہی دن میں قرآن ختم کرتے اور تین دن سے کم میں ختم کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے، جب کہ دوسرے لوگ اس کے برخلاف عمل کرتے تھے۔ چناں چہ بعض لوگ تو ایک دن رات میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے اور بعض لوگ دو دو بار، اور بعض لوگ تین تین بار ختم کر لیتے تھے، بلکہ بعض لوگوں کے بارے میں تو یہاں تک ثابت ہے کہ وہ ایک رکعت میں ایک قرآن ختم کر لیتے تھے۔ ہو سکتا ہے ان لوگوں نے یا تو اس حدیث کے بارے میں خیال کیا ہو کہ اس کا تعلق اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے یعنی اس حدیث کا تعلق اُن لوگوں سے ہے جو کم فہم ہوتے ہیں اور وہ اگر تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم کریں تو اس کے ظاہری معنی بھی نہ سمجھ سکتے ہوں یا پھر ان کے نزدیک یہ بات ہو کہ اس حدیث میں فہم کی نفی ہے، اس صورت میں ظاہر ہے کہ جتنی بھی کم سے کم مدت میں قرآن ختم کیا جائے گا، ثواب ملے گا۔ [مظاہرِ حق جدید: 3/63]

(۱۱)

دعاؤں کا اہتمام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو جنّت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں رہتا۔ دوزخ کے سب دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔ یہی حال پورے رمضان میں رہتا ہے۔ سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں۔ رات سے لے کر صبح تک آسمانِ دنیا سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے: اے خیر وبھلائی کے طلب گار! دربارِ خداوندی میں حاضر ہوجا! اے شر و برائی کے طلب گار! برائی سے باز آ! کیا کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ اس کی بخشش کی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کو عطا کیا جائے؟ کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ اور اللہ تبارک وتعالیٰ افطار کے وقت ہر رات بے شمار جہنمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ إذا كان أول ليلة من رمضان فتحت أبواب الجنان كلها فلم يغلق منها باب واحد الشهر كله، وغلقت أبواب النار فلا يفتح منها باب واحد الشهر كله، وغلت عتاة الجن، ونادى مناد من سماء الدنيا كل ليلة إلى انفجار الصبح يا باغي الخير هلم، ويا باغي الشر انته، هل من مستغفر يغفر له؟ هل من تائب يتاب عليه؟ هل من سائل فيعطى؟ هل من داع فيستجاب له؟ ولله عند وقت كل ليلة فطر من رمضان عتقاء يعتقهم من النار. [کنز العمال: 23704]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:
جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھتے ہیں اور جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھ لیتے ہیں پھر اسے کبھی عذاب نہیں دیتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے، اُن سب کے برابر اِس ایک دن میں آزاد فرما دیتے ہیں۔ إذا كان أول ليلة من شهر رمضان نظر الله إلى خلقه وإذا نظر الله إلى عبد لم يعذبه أبدا، ولله في كل ليلة ويوم ألف ألف عتيق من النار، فإذا كانت ليلة تسع وعشرين أعتق الله فيها مثل جميع ما أعتق في كل الشهر، فإذا كان ليلة الفطر ارتجت الملائكة وتجلى الجبار بنوره مع أنه لا يصفه الواصفون فيقول الملائكة وهم في عيدهم من الغد: يا معشر الملائكة يوحي إليهم ما جزاء الأجير إذا وفى عمله؟ تقول الملائكة: يوفى أجره فيقول الله تعالى: أشهد كم أني قد غفرت لهم. [كنز العمال:23707]

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۝ اور (اے پیغمبر) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دیجیے کہ) میں اتنا قریب ہوں کہ جب کوئی مجھے پکارتا ہے تو میں پکارنے والے کی پکار سنتا ہوں، لہٰذا وہ بھی میری بات دل سے قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں، تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔ [البقرۃ:186]

اجابتِ دعا کی تین صورتیں

یہ بھی ملحوظ رہے کہ اجابت دعا کی تین صورتیں ہیں: (۱) پہلی صورت یہ ہے کہ بعینہٖ وہ شے مطلوب مل جائے (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بَلا آنے والی ٹل جائے، مگر انسان کو چوں کہ خبر نہیں ہوتی کہ کیا ہوا؟ کون سی بلا ٹل گئی؟ ایسے وقت بہت سے اوہام اور شکوک انسان کو گھیر لیتے ہیں اور عدم قبول کا شبہ ہونے لگتا ہے، حالاں کہ وعدہ ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ حدیث شریف میں آیا ہے دعا مانگتے وقت اجابت کا یقین رکھو، جب شک اور شبہے کی ممانعت ہے تو پھر دعا مقبول کیوں کہ نہ ہوگی؟ البتہ صورتِ اجابت بعض اوقات یہ ہوتی ہے کہ بلا سے محفوظ ہوگیا (۳) تیسری صورت یہ ہے کہ مطلوبہ شے کا ذخیرہ رکھ دیا جاتا ہے، مثلاً کوئی لڑکا نادان اشرفی، روپیہ مانگے تو بعض اوقات اُس کے نام سے کسی تجارت کی کوٹھی میں جمع کر دیتے ہیں اور بہ وجہ نادانی خود اُس کو نہیں دیتے کہ جب ہوشیار ہوگا لے کر حسبِ مصلحت خرچ کر لے گا۔ اب لے کر بجز اس کے کہ خراب کر دے اور کیا کرے گا؟ حق تعالیٰ بھی اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں کہ اس مسؤل سے اچھی نعمت آخرت میں ذخیرہ فرما دیتے ہیں۔ [اشرف التفاسیر:1/166]

دعا کی اس آیت کو روزوں کے احکام کی آیتوں کے درمیان لانے کی حکمت یہ ہے کہ روزے ختم ہونے کے بعد لوگوں کو دعا کی ترغیب ہو اور روزہ افطار کے وقت وہ بہ کثرت دعائیں کیا کریں۔ وفی ذکرہ تعالیٰ ھذہ الآیۃ الباعثۃ علی الدعاء متخللۃ بین احکام الصیام، ارشاد الی الاجتھاد فی الدعاء عند اکمال العدۃ، بل عند کل فطر، کما رواہ الامام ابو داود الطیالسی فی مسندہ۔ [تفسیرِ ابنِ کثیر:2/193]

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے، جب کہ ماہِ رمضان آچکا تھا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمھارے پاس رمضان کا مہینہ آ گیا ہے۔ یہ برکت والا مہینہ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ تم کو غنی فرمادے گا، پس رحمت نازل فرمائے گا اور گناہوں کو معاف فرمادے گا اور اس ماہ میں دعا قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمھارے عمدہ اعمال کو دیکھتا ہے اور تم کو فرشتوں کے سامنے پیش فرما کر فخر فرماتا ہے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اچھے اعمال پیش کرو، پس بدبخت ہے وہ شخص جو اس ماہ میں اللہ کی رحمت سے محروم کر دیا گیا۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَوْمًا وَحَضَرَ رَمَضَانُ اَتَاكُمْ رَمَضَانَ شَهْرُ بَرَكَةٍ يُغْنِيكُمُ اللهُ فِيهِ فَلْيُنزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحُطُّ الْخَطَايَا وَيَسْتَجِيبُ فِيهِ الدُّعَاءَ يَنْظُرُ اللهُ اِلٰى نَفَائِسِكُمْ وَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَارُوْا اللهَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خَيْرًا فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللهِ۔ [مجمع الزوائد: 3/142]

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان میں دعاؤں کی قبولیت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔ دعا کو حدیث شریف میں عبادت بلکہ عبادتوں کا مغز کہا گیا ہے، خود باری تعالیٰ نے بندوں کو دعا کرنے کا حکم دیا ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اپنی ہر چھوٹی بڑی حاجت اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتا رہے۔

افطار کے وقت دعا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افطار کے وقت روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ

الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةً مَا تُرَدُّ.[ابن ماجہ: 1753، کتاب الصیام، باب: فی الصائم لاترد دعوۃ]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں ہوتیں: روزے دار کی افطار کے وقت، عادل حاکم کی اور مظلوم کی۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ.[ترمذی: 3598، کتاب الدعوات، باب: العفو والعافیۃ، ابن ماجہ: 1752]

صحابی کا عمل

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ افطار کے وقت اپنے گھر والوں اور بچوں سب کو بلا لیتے اور دعائیں کیا کرتے تھے۔فکان عبد اللہ بن عمرو اذا افطر دعا اھلہ و ولدہ و دعا۔[تفسیر ابن کثیر:2/193]

حضرت ابنِ ابی ملیکہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو افطار کے وقت یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ کو آپ کی رحمت – جو ہر چیز کو شامل ہے– کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بخشش فرما دیجیے۔قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: إِذَا أَفْطَرَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ، أَنْ تَغْفِرَ لِي.[ابن ماجہ:1753، کتاب الصیام، باب: فی الصائم لاترد دعوتہ]

❑❑❑❑

(۱۲)

سخاوت اور جود وکرم

’زکوٰۃ‘ کا تعلق رمضان سے نہیں، نصاب پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔’صدقۂ فطر‘ رمضان گزر جانے کے بعد عید الفطر کے آنے پر واجب ہوتا ہے،اس لیے اس وقت ہم ان دونوں کے بجائے سخاوت اور جود وکرم پر کچھ عرض کریں گے۔ان شاءاللہ

سخاوت اور جود وکرم کا مفہوم

❑ سہولۃ الانفاق. یعنی سہولت اور آسانی کے ساتھ اس طرح خرچ کرنا جس میں تنگی محسوس نہ ہو’سخاوت‘ کہلاتا ہے۔گویا سخاوت خرچ کرنے میں سہولت کا نام اور بخل اور تنگی کی ضد ہے۔نیز التجا فی عما یستحقہ المرء عند غیرہ بطبیب نفس. اپنے حق کو دوسرے کے پاس خوش دلی کے ساتھ رہنے دینا بھی سخاوت کی تعریف میں شامل ہے۔

❑ تجنب الاکتساب مالا یحمد وھو السجود، جو چیز ناپسندیدہ ہو اس سے بچنا ’جود‘ ہے۔اللہ کی رضامندی میں خرچ نہ کرنا ناپسندیدہ ہے، جب کہ دلی رغبت اور شوق کے ساتھ اُس کی راہ میں خرچ کرنا پسندیدہ ہے، اسے ہی ’جود‘ کہتے ہیں۔

❑ جود کے ساتھ ایک لفظ ’کرم‘ استعمال کیا ہوتا ہے،اس کا مفہوم ہے:الانفاق بطیب النفس فیما یعظم خطرہ و نفعہ. اجروثواب حاصل کرنے کے لیے خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنا۔[الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ،ص:65،مصطفی البابی ،المصر ،1950ء]

رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی سخاوت

مشہور حدیث ہے کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی جود وسخا عروج پر ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان المبارک میں جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو اور سخی ہوجاتے تھے۔ آپ ﷺ اُن کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ جب آپ سے جبرئیلؑ ملتے تو رسول اللہ ﷺ سخاوت میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔ [بخاری: 3220، کتاب بدء الخلق، باب: ذکر الملائکۃ، اخرجہ مسلم: 2308] لیکن آپ ﷺ کی جود وسخا میں اضافہ ہونا اُس وقت سمجھ میں آسکتا ہے، جب کہ عام دنوں میں آپ کی سخاوت کا بھی کچھ معلوم ہو۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا عام معمول یہ تھا کہ آپ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کوئی سوال کرتا، آپ 'لا' یعنی کبھی بھی نہ نہیں فرماتے تھے۔ سمعت جابر رضی اللہ عنہ یقول، ماسئل رسول اللہ ﷺ عن شئی قط فقال: لا۔ [بخاری: 6034، کتاب الادب، باب: حسن الخلق السخاء، اخرجہ مسلم: 2311]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے حضرت نبی کریم ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان کی بکریاں مانگیں تو آپ نے اُسے عطا فرما دیں۔ وہ آدمی اپنی

قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے قوم اسلام قبول کرلو، اللہ کی قسم محمد ﷺ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ پھر محتاجی کا خوف ہی نہیں رہتا!

حضرت انس فرماتے ہیں کہ کوئی شخص سوائے دنیا حاصل کرنے کے لیے اسلام قبول نہیں کرتا، لیکن مسلمان ہونے کے بعد اسلام اُس کی نظر میں آپ ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کی وجہ سے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوجاتا ہے۔ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ؟ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَأَتَى قَوْمَهُ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ أَسْلِمُوا، فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ، فَقَالَ أَنَسٌ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا، فَمَا يُسْلِمُ حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. [مسلم: 2312، کتاب الفضائل، باب: ماسئل رسول اللہ ﷺ شیئاً قط، فقال: لا، و کثرۃ عطائہ]

اس سے اندازہ ہوگا کہ ماہِ رمضان میں آپ ﷺ کی جود و سخا کا کیا عالَم ہوتا ہوگا!

اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں

حضرت صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں۔ وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں۔ وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں۔ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، الخ. [ترمذی: 2799، کتاب الادب، باب: ماجاء فی النظافۃ]

سخاوت کرنے والے کافر کے عذاب میں رعایت

سخاوت ایسی نیک خصلت ہے جس کا فایدہ کافر کو بھی ملتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: اللہ تعالیٰ کافر سخی کے لیے جہنم کا حکم دیتے ہوئے جہنم کے داروغہ سے فرمائیں گے: اِس کو عذاب دے مگر ہلکا، جس قدر دنیا میں اس نے سخاوت کی تھی۔

إن الله تعالى يأمر بالكافر السخي إلى جهنم فيقول لمالك خازن جهنم: عذبه وخفف عنه العذاب على قدر سخائه الذي كان في دار الدنيا. [کنز العمال:16211]

زمین وآسمان، رات ودن اور فرشتوں کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے: تین لوگوں کے لیے زمین وآسمان، رات ودن اور فرشتے استغفار کرتے ہیں؛ علما، طالبِ علم اور سخی حضرات۔

ثلاثة تستغفر لهم السماوات والارض والليل والنهار والملائكة : العلماء : و المتعلمون، والاسخياء. [کنز العمال:43346]

سخاوت: جنت میں اگنے والا ایک درخت

ایک روایت میں ہے: سخاوت جنت میں اُگنے والا ایک درخت ہے، جنت میں صرف سخی داخل ہوسکتا ہے۔ بُخل جہنم میں اُگنے والا ایک درخت ہے، پس جہنم میں بخیل ضرور داخل ہوگا۔ السخاء شجرة تنبت في الجنة فلا يلج الجنة إلا سخي والبخل شجرة تنبت في النار فلا يلج النار إلا بخيل. [کنز العمال:16207]

سخاوت کی برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ابدال جنت میں نماز اور روزے کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے، بلکہ وہ دلوں کی سخاوت،

سلامتِ صدر اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے اس میں داخل ہوں گے۔إن بدلاء أمتي لم يدخلوا الجنة بصلاة ولا صيام ولكن دخلوها بسخاء الأنفس، وسلامة الصدر، و النصح للمسلمين. [کنز العمال:34604]

سخی اللہ تعالیٰ، جنّت اور لوگوں سے قریب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ سے، جنت سے اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ اور جنت سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ، وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ. [ترمذی:1961، کتاب البر والصلة، باب: ما جاء فی السخاء]

اس کی وجہ ایک روایت میں یہ آئی ہے کہ سخی اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھتے ہوئے سخاوت کرتا ہے اور بخیل اللہ کے ساتھ بدگمانی کی وجہ سے بخل کرتا ہے۔ السخي إنما يجود من حسن الظن بالله والبخيل وإنما يبخل من سوء الظن بالله. [کنز العمال:16209]

بااخلاق سخی نوجوان کی فضیلت

ایک حدیث میں ہے: عمدہ اخلاق کا مالک سخی نوجوان اللہ کو بداخلاق کنجوس بوڑھے عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔ شابٌ سخي حسن الخلق أحب إلى الله تعالى من شيخ بخيل عابد سيئ الخلق. [کنز العمال:16061]

سخاوت زندگی میں کیجیے

ایک حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنی زندگی میں تو بخیل ہو اور اپنی موت کے وقت سخی ہو۔ إن اللہ تعالی یبغض البخیل في حیاته السخي عند موته. [کنز العمال:7376]

اس لیے مسلمان کو یوں تو ہر وقت سخاوت سے کام لینا چاہیے، لیکن رمضان میں چوں کہ نیکیوں کا بھاؤ بہت زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے، اس لیے اس میں سخاوت کی رفتار بھی بڑھا دینی چاہیے۔ اس ماہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رزق بڑھا دیتے ہیں، بندوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس سنتِ الٰہیہ کو اپنائیں۔

❑❑❑❑

(۱۳)

باجماعت نماز کا اہتمام

موجودہ حالات - جب کہ لاک ڈاؤن جاری ہے- اس اضطراری حالت میں مسجدوں میں عمومی جماعت سے روکا جارہا ہے۔اس لیے اپنے اپنے گھروں میں ہی باجماعت نماز ادا کرنے پر جماعت کا ثواب مل جائے گا۔اس لیے گھروں میں رہتے ہوئے ہی جماعت کا اہتمام کریں۔اس سے بیوی بچّوں پر اچھے اثرات مرتّب ہوں گے،ان شاءاللہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی

اصل جماعت تو مسجد ہی کی جماعت ہے،جیسا کہ مسجد میں حاضر نہ ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمانے سے ظاہر ہوتا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں اور نماز کھڑی ہو تو میں اُن لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز میں شریک نہیں ہوتے اور اُن کے گھروں کو جلا دوں۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ.[بخاری:2420، کتاب الخصومات،باب:اخراج اہل المعاصی والخصوم من البیوت بعد المعرفۃ،اخرجہ مسلم:651]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں

اسی لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جماعت کا اس قدر اہتمام تھا کہ کُھلے منافق کے سوا کوئی مسجد کی جماعت نہ چھوڑ سکتا تھا۔کیوں نہ ہوتا،جب کہ حضرت عبداللہ رضی

اللہ عنہ فرماتے ہیں، جو آدمی یہ چاہتا ہو کہ وہ کل اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان ساری نمازوں کی حفاظت کرے، جہاں سے انھیں پکارا جاتا ہے (یعنی مسجد میں)۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کے لیے ہدایت کے طریقے متعین کر دیے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو، جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے، تو تم نے اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ دیا۔ اور اگر تم اپنے نبی ﷺ کے طریقے کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جب کوئی شخص پاکی حاصل کرے، پھر مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اُس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا ہے، ایک درجے کو بلند کرتا اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ منافق کے سوا کوئی بھی نماز سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہ جس کا نفاق ظاہر ہو جاتا اور ایک آدمی جسے دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا تھا، اُسے بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ عَنْ عَبْدِ اللہِ، قَالَ: مَنْ سَرَّہُ، أَنْ یَلْقَی اللہَ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْیُحَافِظْ عَلَی ھٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ، حَیْثُ یُنَادَی بِھِنَّ، فَإِنَّ اللہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ ﷺ، سُنَنَ الْھُدَی، وَإِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدَی، وَلَوْ أَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِي بُیُوتِکُمْ، کَمَا یُصَلِّي ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَیْتِہِ، لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ، وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ، لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ یَتَطَھَّرُ فَیُحْسِنُ الطُّھُورَ، ثُمَّ یَعْمِدُ إِلَی مَسْجِدٍ مِنْ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا کَتَبَ اللہُ لَہُ بِکُلِّ خَطْوَۃٍ یَخْطُوھَا حَسَنَۃً، وَیَرْفَعُہُ بِھَا دَرَجَۃً، وَیَحُطُّ عَنْہُ بِھَا سَیِّئَۃً، وَلَقَدْ رَأَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنْھَا، إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ کَانَ الرَّجُلُ یُؤْتَی بِہِ، یُھَادَی بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ، حَتَّی یُقَامَ فِي الصَّفِّ۔ [مسلم: 654، کتاب المساجد، باب: صلاۃ الجماعۃ من سنن الھدی]

جماعت کی کثرت پر ثواب بڑھ جاتا ہے

عام حالات میں جماعت جتنی بڑی ہوتی ہے، اس پر ثواب اتنا ہی زیادہ ملتا ہے۔ حضرت ابو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز بہت گراں گزرتی ہے، اگر تمھیں معلوم ہوتا کہ ان میں کیا ہے تو لامحالہ ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے۔ جان لو! دو آدمیوں کی باجماعت نماز اکیلے آدمی کی نماز سے افضل ہوتی ہے، اور تین آدمیوں کی باجماعت نماز دو آدمیوں کی نماز سے افضل ہے۔ آدمی جتنے زیادہ ہوں گے، اتنے ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں۔ عن أبي قال: صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة الغداة فلما قضى الصلاة رأى من أهل المسجد قلة قال: شاهد فلان؟ قلنا: نعم حتى عد ثلاثة نفر - وفي لفظ - قال: أها هنا فلان؟ قالوا: نعم، ثم سأل عن آخر فقالوا: نعم، فقال: إنه ليس من صلاة أثقل على المنافقين من صلاة العشاء الآخرة، ومن صلاة الفجر، ولو تعلمون ما فيه لابتدرتموه واعلموا أن صلاة الرجل مع الرجل أفضل من صلاته وحده، وأن صلاة الرجل مع ثلاثة أفضل من رجلين وما كان أكثر فهو أحب إلى الله. [کنز العمال:22811]

جماعت کی نماز کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً، الخ. [بخاری: 4717، کتاب التفسیر، باب: قولہ: إن قرآن الفجر

کان مشھوداً ، اخرجہ مسلم:649 بنحوہ]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز کا تنہا پڑھی جانے والی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلَاۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِینَ دَرَجَۃً.

[بخاری:645، کتاب الاذان، باب: فضل صلاۃ الجماعۃ، اخرجہ مسلم:650]

نماز کے لیے مسجد جانے پر ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کی نماز اپنے گھر کی نماز اور بازار کی نماز سے پچیس درجے افضل ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں محض نماز ہی کے ارادے سے آئے تو وہ جو بھی قدم رکھتا ہے، اُس پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں (ہوتا) ہے، جب تک کہ نماز کے لیے مسجد میں رہے۔ فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ اس جگہ رہے جہاں نماز پڑھے۔ (فرشتے کہتے ہیں) اے اللہ، اسے بخش دے! اے اللہ، اس پر رحم کر! (یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہتا ہے) جب تک اُس کا وضو باقی رہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: صَلَاۃُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰہُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي يَعْنِي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي

مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ.[بخاری: 477، کتاب الصلاۃ، باب: الصلاۃ فی مسجد السوق، اخرجہ مسلم: 362 مختصراً]

چالیس دن باجماعت نماز پر نفاق سے براءت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چالیس دن تک تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ خالص اللہ کی رضا کے لیے باجماعت نماز پڑھی، اُس کے لیے دو چیزوں سے نجات لکھ دی جاتی ہے؛ جہنم سے اور نفاق سے۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى، كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ، بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.[ترمذی: 241، کتاب الصلاۃ، باب: ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولیٰ]

دو لوگوں میں باجماعت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمیوں پر جماعت ہے۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ.[ابن ماجہ: 972، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب: الاثنان جماعۃ]

مسجد میں حاضر نہ ہونے کے دو عذر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اذان کی آواز سنے اور نماز کے لیے نہ جائے، باوجود اِس کے کہ کوئی عذر بھی نہ ہو، تو اُس کی تنہا پڑھی ہوئی نماز قبول نہ ہوگی۔ پوچھا گیا: عذر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خوف یا مرض۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ

اتّبَاعِهِ عُذْرٌ، قَالُوا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى.

[ابوداود: 551، کتاب الصلاۃ، باب: التشدید فی ترک الجماعۃ، ابن ماجہ: 793] اس حدیث سے گویا لاک ڈاؤن کی اضطراری حالت میں رخصت معلوم ہوتی ہے کہ مرض اور حکومت کے قوانین کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا کا خوف ہے۔

لاک ڈاؤن میں جماعت کا حکم

مسجد میں فرض نمازوں کی جماعت کا اہتمام واجبِ کفایہ اور مسلمان مَردوں پر باجماعت نماز ادا کرنا سنتِ مؤکدہ علی العین یا واجب علی العین ہے۔ اگر مسجد میں باجماعت نماز جاری رہے یعنی دو تین لوگ ہی سہی، مسجد میں باجماعت نمازوں کا اہتمام کرلیں تو موجودہ حالات یعنی لاک ڈاؤن میں دیگر افراد کے لیے اپنے اپنے گھروں میں رہ کر نماز پڑھنا درست ہوجائے گا۔ لیکن اُن کے حق میں بہتر یہی ہے کہ اہلِ خانہ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ لیا کریں۔ والصلاۃ جماعۃ فی البیت وفی السوق أولی من الانفراد۔ (فتح الباری، تحت رقم الحدیث: 647) خواہ مقتدی میں صرف ایک نابالغ لڑکا یا ایک محرم عورت ہی کیوں نہ ہو۔ اس صورت میں مسجد کا ثواب تو نہیں ملے گا، لیکن جماعت کا ثواب مل جائے گا، ان شاء اللہ۔ لو صلی في بیتہ بزوجتہ أو ولدہ فقد أتی بفضیلۃ الجماعۃ۔ [مجمع الأنہر: 1/106]

اذان واقامت کا حکم

مسجد کے علاوہ جب کسی گھر وغیرہ میں جماعت کی جائے تو اذان کہنے کی ضرورت نہیں ہے، محلّے کی مسجد کی اذان کافی ہوگی، البتہ اقامت کہی جائے۔ وکرہ ترکهما معًا، بخلاف مصل ولو بجماعة في بيته بمصر أو قرية لها مسجد فلا يكره تركهما إذ أذان

الحي يكفيه: لأن أذان المحلة وإقامتها كأذانه وإقامته، اھ۔[الدر مع الرد، کتاب الصلاۃ، باب الأذان:2/63، زکریا] فإن صلى في بيته في المصر يصلي بأذان وإقامة ليكون الأداء على هيئة الجماعة وإن تركهما جاز، اھ۔ [ہدایہ، کتاب الصلاۃ، باب الأذان: 1/76] اگر (امام کے علاوہ) کوئی مرد ساتھ نہ ہو تو اقامت امام خود کہے، عورت کا اقامت کہنا مکروہ ہے۔[احسن الفتاویٰ:2/283]

گھروں میں صفوں کی ترتیب

(۱) اگر امام کے ساتھ ایک شخص یا ایک لڑکا ہو جو نماز کو سمجھتا ہو تو وہ امام کے داہنی طرف، امام کے برابر کھڑا ہو، یہی قوی مذہب ہے۔مقتدی کا قدم امام کے قدم سے آگے نہ ہو(اور) قدم کا اعتبار ٹخنے سے ہے۔اگر اکیلا آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو تو جائز ہے، لیکن مکروہِ تنزیہی شدید ہے، جو تحریمی سے کم ہے۔اکیلا آدمی امام کے پیچھے نہ کھڑا ہو، کیوں کہ صحیح یہ ہے کہ امام کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا مکروہِ تنزیہی شدید ہے۔اگر مرد امام کے ساتھ اکیلی مقتدی عورت یا نابالغ لڑکی ہو تو اُس کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے،لیکن اگر عورت امام ہو(عورتوں کی جماعت میں، لیکن ایسا کرنا مکروہِ تحریمی ہے) تو پھر اکیلی عورت مرد کی طرح اُس (دوسری عورتوں) کے برابر میں کھڑی ہوگی۔

(۲) اگر امام کے ساتھ دو یا زیادہ مَرد مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں، اِس طرح پر کہ ایک امام کے پیچھے اُس کی سیدھ میں ہو اور دوسرا اس کے دائیں طرف ہو۔اسی طرح اگر تین ہوں تو تیسرا آدمی پہلے کے بائیں طرف کھڑا ہو، اور چار ہوں تو چوتھا دوسرے کے دائیں طرف، اور پانچواں تیسرے کے بائیں طرف کھڑا ہو، علیٰ ہذا القیاس ترتیب قایم رکھیں۔

(۳) اگر دو سے زیادہ آدمی مقتدی ہوں تو امام کا اُن کے آگے کھڑا ہونا واجب ہے، پس اگر امام اُن کے ساتھ مل کر بیچ میں کھڑا ہوگا تو یہ مکروہِ تحریمی ہے۔ جب تیسرا آدمی آجائے تو پہلے مقتدی کو چاہیے کہ خود ہی پیچھے ہٹ جائے، تاکہ تیسرا آدمی اُس کے ساتھ امام کے پیچھے صف بنالے، اگر وہ خود نہ ہٹے تو وہ تیسرا آدمی اُس کو اپنی طرف کھینچ لے، جب کہ اُس مقتدی کے متعلق نماز کو فاسد کر دینے کا خوف نہ ہو۔ اور اگر وہ تیسرا آدمی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو امام دونوں کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کردے، اور یہی طریقہ اولیٰ ہے۔

(۴) اگر امام کے ساتھ دو مرد اور ایک عورت یا لڑکی ہو تو دونوں مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت یا لڑکی اُن دونوں کے پیچھے کھڑی ہو (غرض عورت یا لڑکی کو خواہ اکیلی ہی ہو، ہر حال میں مَردوں اور بچّوں سے پیچھے کی صف میں کھڑا ہونا لازم ہے)۔[دیکھیے عمدۃ الفقہ :2/206-207]

قال الکاسانی علیہ الرحمۃ: ولو اجتمع الرجال والنساء والصبيان والخناثى والصبيات المراهقات، فأرادوا أن يصطفوا للجماعة يقوم الرجال صفا مما يلي الإمام، ثم الصبيان بعدهم، ثم الخناثى، ثم الإناث، ثم الصبيات المراهقات۔[بدائع الصنائع:1/392 زکریا، الہندیۃ:1/89]

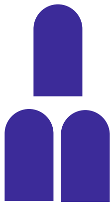
❑❑❑❑

جب دو بالغ مرد جماعت سے نماز پڑھیں



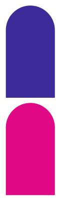
Jab 2 baligh mard
jamaat se namaz padhen

جب دو سے زیادہ بالغ مرد جماعت سے نماز پڑھیں



Jab 2 se zyada baligh mard
jamaat se namaz padhen

جب ایک عورت اپنے شوہر یا محرم مرد کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھیں



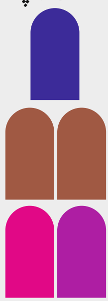
Jab 1 aurat apne shauhar ya mehram
mard ke sath jamaat se namaz padhe

جب دو مرد اور ایک یا کچھ محرم عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں



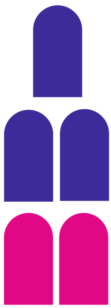
Jab 2 mard aur 1 ya kuch auratein
jamaat se namaz padhe

جب ایک مرد اور کچھ نابالغ لڑکے لڑکیاں
اور ایک یا کچھ بالغ محرم عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں



Jab 1 mard
aur kuch
na baligh ladke
ladkiyaan
aur
kuch baligh
mehram aurtein
jamaat se
namaz padhen

جب کچھ محرم مرد اور ایک یا کچھ محرم عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں



Jab kuch
mehram mard
aur 1 ya kuch
mehram aurtein
jamaat se
namaz padhen



(۱۴)

نفل نمازوں کا اہتمام

نمازِ تہجد

رات کے وقت میں کچھ رکعتیں نفل پڑھ لینا عظیم اجر و ثواب کا باعث ہے، خصوصاً رمضان المبارک میں اس کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔ اسے 'قیام اللیل' یا 'تہجد' کہا جاتا ہے۔ حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو (تہجد کے لیے) جگائے اور پھر وہ دونوں نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اُن کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دے گا۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ۔ [ابوداود: 1309، کتاب التطوع، باب: قیام اللیل، ابن ماجہ: 1335]

تہجد کی نماز رمضان یا غیر رمضان میں با جماعت پڑھنے کا اہتمام آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول نہیں ہے، ماہِ مبارک میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول اعتکاف کا تھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام کے ساتھ تہجد با جماعت پڑھی ہو یہ ثابت نہیں، اس لیے فقہاے کرام لکھتے ہیں کہ تہجد وغیرہ نفل نماز با جماعت پڑھنا مکروہ ہے، بلا تداعی ایک دو مقتدیوں کے ساتھ مکروہ نہیں، یہ حدیث سے ثابت ہے، اس سے زیادہ کا ثبوت وارد نہیں، لہٰذا فقہا لکھتے ہیں کہ امام کے ساتھ تین مقتدی ہونے میں اختلاف ہے اور چار یا اس سے زیادہ مقتدی ہوں تو بالاجماع مکروہ ہے۔ [فتاوی رحیمیہ: 4/323]

تہجد کے بارے میں روایات مختلف ہیں، کم از کم دو رکعت یا چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت تک ثابت ہے، البتہ رسول اللہ ﷺ اکثر وبیش تر آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اسی لیے فقہاے احناف نے تہجد میں آٹھ رکعات کو افضل قرار دیا ہے۔[دیکھیے فتاویٰ دارالعلوم:4/310]

کچھ ہاتھ نہیں آتا، بے آہِ سحر گاہی

اس موقع پر الحاح وزاری کے ساتھ دعاؤں کا بھی خصوصی اہتمام کریں۔ اپنے لیے، اپنے گھر والوں کے لیے، پورے ملک کے لیے بلکہ پورے عالَم کے لیے خیر و عافیت اور ہدایت کی دعائیں کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اپنی شان کے موافق ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے، جب آخری تہائی رات باقی رہتی ہے تو فرماتا ہے: کون ہے، جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا قبول کروں! کون ہے، جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں! کون ہے، جو مجھ سے بخشش مانگے، تو میں اسے بخش دوں۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. [بخاری:6321، کتاب الدعوات، باب: الدعاء نصف اللیل، اخرجہ مسلم:758]

رمضان کے مبارک مہینے میں بھی بہت سے لوگ سحری کے لیے اٹھنے کے باوجود تہجد اور دعاؤں کا اہتمام نہیں کرتے، یہ بڑی محرومی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

نمازِ اشراق اور چاشت

حسبِ توفیق اشراق اور چاشت کی چند رکعتیں ادا کرلیں۔ حضرت ابوالدرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے بنی آدم! میرے لیے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ لے، میں تیرے دن بھر کے کاموں کی کفالت کروں گا۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَنَّهُ قَالَ: ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِي مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَكْفِكَ آخِرَهُ. [ترمذی:475، کتاب الوتر، باب: ماجاء فی صلاۃ الضحیٰ، ابوداود:1289]

فقہاے کرام اور محدثینِ عظام کے ظاہری اقوال کے تتبّع سے واضح ہوتا ہے کہ اِشراق وچاشت دو الگ الگ نمازیں نہیں بلکہ ایک ہی ہیں، البتہ بعض علما کے نزدیک اِشراق وچاشت دو الگ الگ نمازیں ہیں۔ [الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ:27/222، صلاۃ الاشراق] نمازِ اشراق کا وقت طلوعِ آفتاب کے بعد تقریباً پندرہ بیس منٹ پر شروع ہوتا ہے اور نصف النہار تک رہتا ہے، مگر شروع میں پڑھنا افضل ہے۔ نمازِ اشراق کم ازکم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ چار رکعتیں ہیں، جو کہ حدیث سے ثابت ہے۔ [احسن الفتاویٰ: 3/467، فتاویٰ رحیمیہ: 4/286، آپ کے مسائل اور ان کا حل: 2/102] اگر کوئی شخص اشراق وچاشت کی دو دو رکعتیں پڑھے تو یہ بھی درست ہے، البتہ چاشت کی نماز چار رکعت پڑھنا بہتر ہے۔ [فتاویٰ عثمانی: 1/434]

نمازِ اوابین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھے رکعتیں نفل پڑھے اور اُن کی درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اسے بارہ

سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً . قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.[ترمذی:435،کتاب الصلاۃ،باب: ماجاء فی فضل التطوع وست رکعات بعد المغرب،ابن ماجہ:1167]

محمد بن عمار بن یاسر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھے رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا: اے ابا جان! یہ کون سی نماز ہے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے اپنے محبوب ﷺ کو مغرب کے بعد چھے رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھے رکعات پڑھیں، اُس کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔من صلی بعد المغرب ست رکعات غفرت له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر.عن عمار بن یاسر.[کنز العمال: 19454،معجم اوسط طبرانی:7245،مجمع الزوائد:3380]

❑❑❑❑

خانقاہِ محمودیہ، ڈابھیل

سے وابستہ حضرات کے لیے نظام الاوقات برائے رمضان المبارک

آپ تک محترم مولانا احمد بزرگ سملکی زید مجدہ (مہتمم جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل) کے اعلان کے مطابق یہ اطلاع پہنچ گئی ہوگی کہ ’تقریباً پچھلے باون سالوں (۵۲) سے جامعہ ڈابھیل میں ماہِ رمضان المبارک میں اعتکاف اور خانقاہ کا بابرکت سلسلہ بلا انقطاع جاری تھا، لیکن موجودہ حالت میں یہی محسوس ہو رہا ہے کہ اس سال شاید یہ ممکن نہیں ہوگا۔۔۔جن حضرات نے خانقاہِ محمودیہ، ڈابھیل میں آنے کا نظام بنایا ہوا ہے، وہ اُسے موقوف فرمادیں‘۔اھ

کوئی لمحہ ضایع نہ ہو

اپنے مقام پر رہتے ہوئے ہی ایسی ترتیب بنایئے کہ رمضان المبارک کا کوئی لمحہ ضایع نہ ہو۔آپ حضرات اپنا وقت فارغ اور سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت میں یہاں جمع ہوتے ہیں، لیکن موجودہ حالات میں اس کا موقع نہیں، لیکن اِن دنوں فراغت زیادہ ہوگی، اس لیے اپنے مقام پر رہتے ہوئے رمضان المبارک کی مبارک ساعتوں کو وصول کرنے کا اہتمام کیجیے۔یہ مبارک ایام ہرگز غفلت کی نذر نہیں ہونے چاہئیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ اُن کی قدر نہیں کرتے: (۱) صحت اور (۲) فراغت۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ. [بخاری:6412، کتاب الرقاق، باب: ماجاء فی الصحۃ والفراغ]

بڑھ چڑھ کر نیکیاں کیجیے

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کے قریب ارشاد فرمایا: رمضان کا مہینہ آ گیا ہے، جو برکت والا ہے! اللہ تعالیٰ اس ماہ میں (خصوصیت سے) تمھاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو بخش دیتے ہیں، دعائیں قبول فرماتے ہیں، تمھارے تنافُس کو دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فخر فرماتے ہیں۔ تم اللہ تعالیٰ کو اپنی نیکیاں دکھلاؤ۔ شقی و بدبخت ہے وہ شخص، جو اس مبارک مہینے میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ أن رسول اللہ ﷺ قال یوماً وحضر رمضان: أتاكم رمضان ،شهر بركة يغنيكم الله فيه، فينزل الرحمة ويحيط الخطايا، ويستجيب فيه الدعا، ينظر الله الى تنافسكم ويباهي بكم ملائكته، فأروا الله من انفسكم خيراً، فان الشقي من حرم فيه رحمة الله عز وجل۔ [مجمع الزوائد: 3874]

'تنافُس' اس کو کہتے ہیں کہ دوسرے کی حرص میں کام کیا جائے اور مقابلے پر دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کام کیا جائے۔ تفاخر و تقابل والے آویں اور یہاں اپنے جوہر دکھلاویں۔ [فضائلِ رمضان: 20]

سب سے بڑا عبادت گزار

ان دِنوں میں خاص طور سے اپنے آپ کو ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچائیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر اُن پر عمل کرے یا اُسے سکھائے جو اُن پر عمل کرے؟ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں؛ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، میں سیکھتا ہوں! (آگے فرماتے ہیں)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں۔آپ نے فرمایا:(۱)حرام کاموں سے پرہیز کرو، سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے (۲) اللہ کی تقسیم پر راضی رہو، لوگوں سے بے نیاز ہوجاؤ گے (۳) پڑوسی سے اچھا سلوک کرو (کامل) مومن ہو جاؤ گے (۴) لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، (پورے) مسلمان ہو جاؤ گے (۵) زیادہ مت ہنسو، زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا، وَقَالَ: اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ. [ترمذی:2305، کتاب الزہد، باب: من اتقی المحارم فھو اعبد الناس]

گھر والوں کی تربیت

لاک ڈاؤن میں سارے وقت گھر میں ہی رہنا ہے۔اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتے ہوئے اسے غنیمت سمجھیے اور گھر میں رہتے ہوئے اپنے اہل وعیال کی دینی تربیت کا خوب اہتمام کیجیے۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اس کی نگہبانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔جو لوگوں کا امیر ہے وہ اُن کا نگہبان ہے، اُس سے اُس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔اسی طرح مرد اپنے اہلِ خانہ کا نگہبان ہے، اُس سے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔عورت اپنے شوہر کے گھر اور اُس کے بچوں کی نگہبان ہے، اُس سے اُن کے متعلق پوچھا

جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اُس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ سن لو! تم سب نگہبان ہو اور سب سے اُس کی نگہبانی کے متعلق باز پرس ہوگی۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔ [بخاری: 2554، کتاب العتق، باب: کراھیۃ التطاول علی الرقیق، اخرجہ مسلم: 1829]

رمضان المبارک اچھا گزارنا مقصود ہو تو اس موضوع پر کچھ کتابیں بھی مطالعے میں رکھیے۔ 'ماہِ محمود یا رمضانیات' بھی اس مقصد کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

نظام الاوقات

بہتر ہے کہ پورے رمضان المبارک کے لیے نظام الاوقات بنا لیجیے۔ مثلاً

❑ **تہجد:** صبحِ صادق سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ قبل بیدار ہو جائیں۔ سحری سے قبل آٹھ رکعت تہجد اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔

❑ **فجر:** فجر کی نماز ادا کریں اور اس کے بعد حسبِ توفیق ذکر و اذکار میں مشغول رہیں یا کچھ دیر آرام کرلیں اور حوائجِ ضروریہ سے فارغ ہو کر انفرادی معمولات میں لگ جائیں۔

❑ **تعلیم:** ظہر سے قبل گھر والوں کو بٹھا کر کچھ دیر 'فضائلِ رمضان' مصنفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب نور اللہ مرقدہ کی تعلیم کرلیں۔ کچھ دیر نماز وغیرہ کے ضروری مسائل کا مذاکرہ اور عملی مشق بھی کرلی جائے تو بہتر ہے۔

❑ **ظہر:** اس کے بعد ظہر کی تیاری کر کے نماز ادا کریں۔

❑ **ذکرِ جہری:** جن لوگوں کا ذکرِ جہری کا معمول ہے، وہ ظہر کی نماز کے بعد ذکرِ جہری کر لیں، دیگر حضرات تلاوت، تسبیحات اور درود و استغفار وغیرہ میں مشغول رہیں۔

❑ **عصر:** وقت آجانے پر عصر کی نماز ادا کریں۔

❑ **فضائلِ ذکر:** عصر کی نماز کے بعد اہلِ خانہ کو بٹھا کر کچھ دیر 'فضائلِ ذکر' مصنفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی نور اللہ مرقدہ کی تعلیم کر لیں۔

❑ **افطار:** تعلیم کے بعد افطار اور نمازِ مغرب کی تیاریوں میں مشغول ہو جائیں۔ افطار سے قبل (یعنی غروب کے وقت) خوب جی لگا کر انفرادی یا اجتماعی دعا کریں۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔

❑ **مغرب:** مختصر افطار کے بعد مغرب کی نماز اور اوّابین کی کم سے کم چھے رکعتیں ادا کریں۔

❑ **عشائیہ:** سنن و نوافل سے فارغ ہو کر عشائیہ تناول فرمالیں اور نمازِ عشاء کی تیاریوں میں لگ جائیں۔

❑ **عشاء:** عشاء کی نماز اور اس کے بعد روزانہ بیس رکعت تراویح کا اہتمام کریں۔ اگر گھر میں کوئی مرد حافظِ قرآن ہو تو وہ تراویح میں قرآن مجید مکمل ختم کرے، ورنہ جتنا قرآن مجید یاد ہو یا پھر الم ترکیف سے ہی تراویح پڑھ لی جائے۔

❑ **تلاوت:** تراویح کے بعد بھی جتنا ممکن ہو سکے تلاوتِ قرآن یا دیگر ذکر و اذکار میں مشغول رہیں۔ کلامِ الٰہی کو رمضان المبارک سے خصوصی مناسبت ہے۔

نوٹ: تعلیم میں 'فضائلِ رمضان' اور 'فضائلِ ذکر' ختم ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی 'اکابر کا رمضان' اور 'اکابر کا تقویٰ' کتابوں کو پڑھ لیا جائے۔ 'محمود المواعظ' میں بھی رمضان المبارک سے متعلق کئی مواعظ مطبوعہ ہیں، اُن کا پڑھنا سننا بھی مفید ہوگا۔ ان شاء اللہ

❑❑❑❑

رمضان المبارک سے متعلق ایک اہم اور مفید کتاب

ماہِ محمود یا رمضانیات

افادات: سیدی و مرشدی حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری مدظلہ

سیدی و مرشدی حضرت خانپوری دامت برکاتہم کے بعض 'اصلاحی مضامین' اور رمضان کی عبادتوں سے متعلق آپ کے منتخب فتاویٰ کئی سالوں سے 'ممبئی اردو نیوز' کے 'رمضان اسپیشل' نامی صفحے کی زینت بنتے رہے ہیں۔ اُن تمام مضامین اور فتاویٰ کو کتابی صورت میں بنام '**ماہِ محمود یا رمضانیات**' پیش کیا گیا ہے۔

'رمضان المبارک کی تیاری' کے عنوان سے حضرت مرشدی دامت برکاتہم کا ایک وعظ جو سالہا سال سے مستقلاً شایع ہوتا رہا ہے، اُسے بھی اس کتاب میں شامل کر لیا گیا اور اُس میں وارد آیات و احادیث کی تخریج کر دی گئی ہے۔ نیز اخبار میں گو کہ رویتِ ہلال سے متعلق فتاویٰ شایع نہیں کیے گئے تھے، لیکن اس کتاب میں ایسے چند فتاویٰ بھی شامل کر لیے گئے ہیں۔

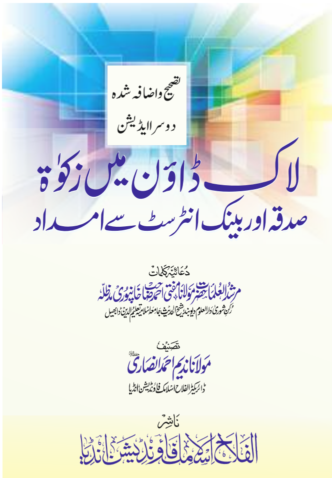
مرتِّب: العبد ندیم احمد انصاری عفی عنہ

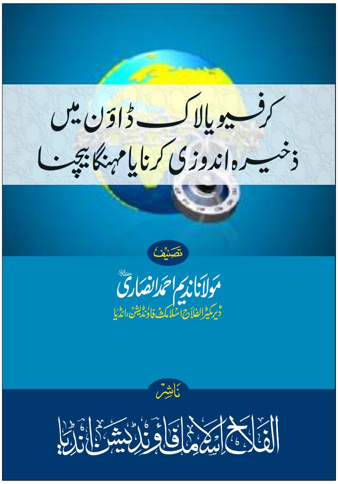
خادم الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا

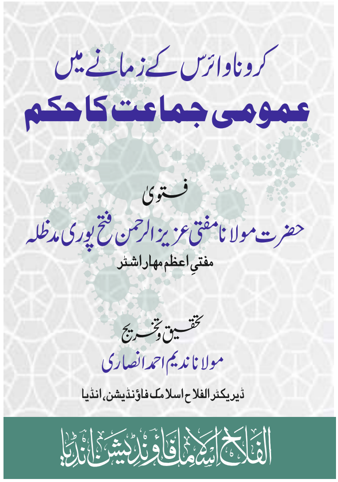
۲۴/شعبان ۱۴۴۰ھ

کُرونا وائرس اور لاک ڈاؤن سے پیدا ہونے والے مسائل کا حل پیش کرنے والی کتابیں

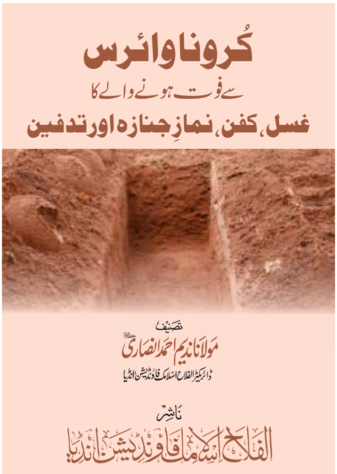












الفلاح اسلامک فاؤنڈیشن، انڈیا
AL FALAH ISLAMIC FOUNDATION, INDIA
www.afif.in 09022278319 nadeem@afif.in

❖ دارالمؤلفین ٹیلگرام چینل ❖

دارالمؤلفین - اردو، فارسی، عربی اور انگریزی- کتب کا ایک بڑااور نہایت کارآمد ٹیلیگرام چینل ہے۔ جس میں آپ کو سات ہزار سے زائد کتابوں کا عظیم ترین ذخیرہ، ہر موضوع پر الگ الگ فہرستیں، نیز مشہور مصنفین کی الگ الگ فہرستیں آپ کو ملیں گی۔ جیسے:

(1) عقائد وعلم کلام	(2) تفسیر	(3) علوم القرآن	(4) احادیث
(5) علوم الحدیث	(6) شروحات حدیث	(7) فقہ	(8) اصول فقہ
(9) احکام ومسائل	(10) بلاغت	(11) منطق وفلسفہ	(12) نحو وصرف
(13) ادب؛ عربی، فارسی، اردو	(14) سیرت رسول اکرم ﷺ	(15) سیرتِ صحابہ	(16) سیرتِ اکابر
(17) تازہ ترین رسائل وجرائد	(18) درس نظامی (مکمل)	(19) درود ودعائیں	(20) رد فرق باطلہ

☆ Join & Share ☆

https://telegram.me/darulmuallifeen

❖ فہرست کتب ٹیلگرام چینل ❖

دارالمؤلفین ٹیلگرام چینل میں اپلوڈ کی گئی؛ ایک سے زائد جلدوں والی کتب کی فہرست، مشہور شخصیات کی کتب کی فہرست اور درس نظامی کی (درجہ تادورۂ حدیث وتکمیلات) کتب کی فہرست نیز فن اور موضوع کے اعتبار سے الگ الگ فہرست تیار کی گئی ہیں۔

☆ Join & Share ☆

http://telegram.me/darulmuallifeenfehrist

❖ رہنمائے خطباء ٹیلگرام چینل ❖

خطباءِ عظام کے لیے حالات حاضرہ کے مطابق خطبات وبیانات، مقالات مضامین اور ماہنامے سے مختلف عنوانات پر قیمتی مواد ڈاؤن لوڈ لنکس سمیت فہرست یا پی، ڈی، ایف کی شکل میں ارسال کی جاتی ہے۔

☆ Join & Share ☆

https://telegram.me/rahnuma_e_khutaba

دارالمؤلفین ٹیلگرام چینل